

خطط لمستقبلك

فكر مستقبل

تأليف

جاسم محمد المطوع (حفظه الله) (كويت)

ترجمة

عطاء الرحمن عبد الله سعيدى

ترجمة ونظر ثانى

شيميم احمد عبدالحليم مدنى

ناشر

دار الخير فاؤنديشن ممبرا (مبئى)

+91-9594690742

فروخت منوع

فکر مستقبل	:	نام کتاب
جاسم محمد المطوع (حفظه الله) (كويت)	:	تأليف
عطاء الرحمن عبد الله سعيدى	:	ترجمة
شيميم احمد عبدالحليم مدنى	:	ترجمة ونظر ثانى
دار الخير فاؤنديشن ممبرا (مبئى)	:	کمپوزنگ
68	:	صفحات
1500	:	تعداد اشاعت
اپریل 2017	:	تاریخ اشاعت
دار الخير فاؤنديشن ممبرا (مبئى)	:	ناشر
+91-9594690742	:	رابط

فہرست عنوانیں

23	اس دن کی مدت	عرض ناشر
24	قیامت کے دن کی بعض نشانیاں	پیش لفظ
30	نیک لوگوں کا حال	عرض ترجم
31	قیامت کے دن نفع بخش اعمال	مقدمۃ مؤلف
35	شفاعت	عذاب قبر سے نجات دلانے والے اعمال
35	شفاعت کی قسمیں	عذاب قبر سے محفوظ لوگ
37	حساب و کتاب	صور میں پھونک مارنا
40	نامہ اعمال کی تقسیم	پھونک مارنے کی تعداد - خوف و درشت کی پھونک
41	نامہ اعمال لینے کا طریقہ	کیسے تم لوگ ناز و نعمت کی زندگی بسر کرتے ہو؟
42	میدانِ قیامت برآ ہونا کہ ہو گا	اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا کہ بے شک صاحب صور
43	میزان (ترازو)	صور کب پھونکا جائے گا؟
46	حوضِ کوثر کی بعض صفات	دونوں صور کے درمیان کا فاصلہ
48	مومنین کا امتحان	دوسری بار صور پھونکنے سے قبل بارش کا ہونا
55	جہنم	احیاء موتی
55	جہنمیوں کے حالات	بعث کے دن انسان کی خصوصیات
55	جہنمیوں کا کھانا اور پانی	سب سے پہلے قیامت کے دن کون اٹھایا جائے گا؟
56	اور جہنمیوں کے لئے آگ کا البس سلا دیا جائے گا	کیفیت بعث
57	قطرہ (پل)	قیامت کے دن انسان کی نشوونما
59	جنت	حشر
60	جنیوں کی عورتیں	سرزمینِ محشر
61	دارِ بقاء	اس دن لوگوں کی حالت
63	خاتمه	
		4
		6
		7
		9
		14
		15
		15
		15
		16
		17
		17
		18
		18
		18
		19
		19
		20
		20
		21
		21
		22

عرض ناشر

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّى عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ... أَمَّا بَعْدُ!

بلاشبہ دنیا اور اس کی تمام چیزیں فانی ہیں لیکن چونکہ لوگوں کی اکثریت عقل مندی کا ثبوت نہ دیتے ہوئے اسی دنیا ہی کو سب کچھ سمجھ رہی ہوتی ہے بلکہ اگر یہ کہا جائے تو بے جانہ ہو گا کہ ان کے حرکات و سکنات اس بات کا پتہ دیتے ہیں کہ جیسے انہیں ابدی اور دائمی طور پر اسی دنیا ہی میں رہنا ہے اور یہاں سے سفر آخرت طے نہیں کرنا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ”كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانِ (الرسن: ۲۲) ”زمین پر جو ہیں سب فنا ہونے والے ہیں“۔ اس حقیقت کے واضح ہو جانے کے بعد بھی ایک انسان دنیا کی مال و متاع، جاہ و منصب، سیادت و قیادت کی حصول کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا ہے اور ہمہ وقت اس کے لئے فکر مند ہوتا ہے جبکہ آخری زندگی جوابدی اور دائمی ہے اور جس پر ایمان رکھنا ایک مومن کے لئے ضروری ہے اور ضروری ہی نہیں بلکہ اس کے لئے دنیوی زندگی میں تیاریاں بھی کرنی ہیں اس سے غافل ہوتا ہے جو ایک مومن کے لئے زیب نہیں دیتا ہے۔

زیرِ نظر کتاب ”فکر مستقبل“ جو عربی زبان میں ہے جس کے ترجمہ کا شرف فضیلۃ الشیخ عطاء الرحمن سعیدی رحمۃ اللہ کو حاصل رہا ہے۔ مؤلف کتاب نے آخری زندگی کے وہ تمام مرحل جس سے ہر ایک انسان کو گذرنا ہے جیسے موت، قبر،بعث و سور، پل صراط، حساب و کتاب، جنت و جہنم کا ذکر کتاب و سنت کے حوالے سے ترغیب و توصیب کے طور پر قلم بند کیا ہے۔

مذکورہ کتاب کی پہلی اشاعت ۱۹۹۷ء میں جامعہ سراج العلوم بونڈیہار، یوپی سے عمل میں آئی تھی کتاب کی مقبولیت اور لوگوں کے اصرار پر دوبارہ اشاعت کی ضرورت محسوس کی گئی، خاکسار نے فاضل دوست شیخ عطاء الرحمن سعیدی رحمۃ اللہ کے حکم پر کتاب کی نظر ثانی کے

پیش لفظ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى الله وصحبه
أجمعين وبعد!

یہ دنیا بے حقیقت سراب ہے جس کا ساز و سامان مثل خواب ہے جس کیلئے ایک دن فنا
ہے اس کے بعد بعث و نشر اور حساب و کتاب ہے پھر دربار الٰہی میں وزن اعمال اور نامہ اعمال کی
تقسیم وغیرہ کے مراحل اور جنت و جہنم کے منازل ہیں، یہ اور اخروی زندگی کی بہت سی باتیں اتنی
مُل سچائیاں ہیں جن پر ایمان لانا اور ان کے مطابق زندگی گزارنا ضروری ہے۔

یہ کتاب انہیں دینی حقائق پر بڑے اختصار و جامعیت کے ساتھ بحث کرتی ہے اور تمام
انسانوں کو بتاتی ہے کہ وہ دنیوی زندگی کس طرح گزاریں کہ اخروی زندگی میں انہیں ابدی راحت
مل اس طرح یہ کتاب ایسے مستقبل کے لئے فکر و تدبیر پر ابھارتی ہے جو انتہائی یقینی اور حتمی ہے۔

یہ کتاب اصلاً عربی میں ہے، مترجم نے اسے اردو قالب میں ڈھالا ہے جس میں وہ
بہت سی کامیاب ہیں۔ میں نے شروع سے آخر تک اس کتاب کو دیکھا، اور بسا اوقات آنکھیں
اشک بارہو گئیں، اللہ کرے قارئین کے اندر اس کتاب کے مطالعہ کے بعد اخروی احساسات
بیدار ہوں اور وہ فکر مستقبل میں لگ جائیں۔ آمین!

ابوالعااص وحیدی
۳/۵ امداد ۱۴۲۸ھ

عرض مترجم

عصر حاضر میں مختلف مکاتب فکر کے مسلم عوام و خواصے عملی حالات کا جائزہ لینے کے
بعد یہ محسوس ہوتا ہے کہ انسان دنیا نے فانی ہی کو ابدی زندگی تصور کرنے لگا ہے لہذا اس میں
کامیابی و کامرانی حاصل کرنے کی خاطر دن رات جد و جہد، کدو کاوش اور دنیاوی امور میں ایک
دوسرے سے سبقت لے جانے کی سعی پیغم کرتا ہے حالانکہ ابدی اور ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی اخروی
زندگی ہے، لہذا اخروی فوز و فلاح حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

قرآن و حدیث کی روشنی میں عقلمند انسان وہی ہے جو سفرِ آخرت کے لئے زادِ راہ تیار
کرے اور دنیا کو آخرت کی کیجیت تصور کرے کیونکہ موت کے بعد کے مراحل دنیاوی مراحل سے
کہیں زیادہ دشوار ہیں، لہذا ہر شخص کے لئے یہ واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے کہ مرنے کے بعد
کیا ہو گا اور اسے کن کن دشوار گذار مراحل سے گذرنا ہو گا؟

زیر نظر عربی کتاب ”خطط لمستقبلک“ اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے جس میں
مؤلف شیخ محمد جاسم المطوع نے قرآن و حدیث کی روشنی میں اختصار کے ساتھ آخرت کے
حالات کے بارے میں بڑے ہی جامع و مؤثر انداز میں نہایت اہم اور بنیادی باتیں ذکر کی
ہیں۔ افادیت کے پیش نظر اپنے مخلص دوست جناب قاضی امین / حفظہ اللہ (مقیم دولۃ الکویت)
(کی خواہش پر میں نے اسے اردو زبان میں منتقل کرنے کی کوشش کی ہے۔

کسی کتاب کا دوسری زبان میں ترجمہ کرنا خاص طور پر عربی کو اردو میں، یا اردو کو عربی
زبان میں کرنا، بڑا ناٹک اور مشکل کام ہے پھر بھی میں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی
کم علمی اور ناقص صلاحیت کے باوجود ہر ممکن طریقے سے اچھے انداز میں ترجمہ کرنے کی کوشش کی
ہے۔ اس ترجمہ میں اپنی طرف سے بعض معمولی باتوں کے علاوہ اضافہ کرنے سے میں نے بالکل

مقدمة مؤلف

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على أشرف المرسلين نبينا محمد صلى الله عليه وسلم وبعد:
بے شک انسان کا پہنچی مستقبل سے واقف ہونا از حضوری ہے تاکہ وہ اس کے
لئے تیاری کرے۔ لوگ اپنی دنیا اور اپنے دنیوی مستقبل کے لئے اسکیمیں اور منصوبے بناتے
ہیں حالانکہ اگر اس دنیا اور اس دنیوی مستقبل کا حقیقی زندگی اور حقیقی مستقبل سے موازنہ کیا جائے تو
حقیقی اخروی زندگی کے مقابلے میں اس دنیوی زندگی کے حیثیت دن کی ایک ساعت اور ایک
گھنٹی کے برابر بھی نہیں ہے بنابریں ہوشمند، چالاک اور ذہین مومن کیلئے ضروری ہے کہ وہ اپنی
دنیا اور آخرت دونوں کی تدبیر اور منصوبہ بندی کرے۔ ایک آدمی نے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ
سے کہا کہ آپ مجھے وصیت کریں۔ تو امام سفیان ثوری نے فرمایا: تم دنیا کے لئے اتنا ہی کام کرو
جتنا تمہیں اُس میں رہنا ہے اور آخرت کیلئے اُتنا عمل کرو جتنا تمہیں وہاں رہنا ہے (وفیات الاعیان
لابن خلکان ج ۲- ۲۸۷)

یہی ہمارے سلف صاحبین کا دنیا اور آخرت کی تدبیر اور تیاری کے بارے میں یہی
طریقہ رہا ہے۔

اس میں میں نے تفصیل سے بچتے ہوئے اختصار سے کام لیا ہے تاکہ پڑھنے والا نہ
اکتاے اور اس کے لئے یاد کرنا آسان ہو نیز میں نے آیات و صحیح احادیث سے استفادہ کیا
ہے، مزید معلومات کے لئے کتاب میں ذکر کردہ مصادر کی طرف رجوع کیا جا سکتا ہے۔ نیز میں
نے اخروی مراحل و ہندسی نقشے کے ذریعہ واضح کرنے کی کوشش کی تاکہ پڑھنے والا اس کو سمجھ سکے
اور پوری معلومات حاصل کر کے اس کے سلسلے میں غور و فکر کر سکے اور یہ بہترین عبادت ہے جیسا
کہ کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”جو شخص آخرت کا شرف و فضیلت حاصل کرنا چاہتا ہے وہ زیادہ
فکرِ آخرت کرے عالم ہو جائے گا“۔ (اعظمه للاصحابی/ ۵۱)

گریز کیا ہے تاکہ اختصار اور جامعیت باقی رہے۔

قارئین کرام سے گزارش ہے کہ میری اس حقیر اور پہلی کوشش میں اگر کچھ نقص محسوس کریں تو اپنی
قیمتی آراء سے نوازیں تاکہ آئندہ شکریہ کے ساتھ اس کا استدراک کیا جاسکے۔

”وماتوفيقي الا بالله وهو الموفق للصواب“

میں صمیم قلب سے اپنے مخلص دوست جناب قاضی امین صاحب کا شکر گزار ہوں
جنہوں نے میرے لئے خدمتِ دین کا یہ موقع فراہم کیا اور اس کتاب کی طباعت کی ذمہ داری
قبول کی۔ فجزء اللہ احسن الجزاء

نیز میں بے حد منون ہوں اپنی الہمیہ محترمہ کا جن کا اس کتاب کی تکمیل میں ناقابل
فراموش تعاون رہا ہے نیز میں شکر گزار ہوں استاذِ گرامی مولانا ابوالعاص وحیدی رحمۃ اللہ کا
جنہوں نے پیش لفظ تحریر کر کے میری ہمت افزائی کی اور مخلص دوست مولانا نیاز احمد طیبی استاذ
درسہ خیر العلوم ڈو مریا نجح مولانا وصی اللہ ندوی استاذ جامعہ سراج العلوم بونڈی یہاں کا بے حد شکر
گزار ہوں جنہوں نے مسودہ پر نظر ثانی کر کے اپنے مفید مشورے سے نوازا۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مؤلف، ناشر و مترجم اور تمام معاونین کے لئے ذریعہ نجات
بنائے، آمین!

عطاء الرحمن عبد اللہ سعیدی

نائب شیخ الجامعہ

جامعہ سراج العلوم بونڈی یہاں

1418ھ / 5 / 3

۳۔ تم محنت اور کوشش کے ساتھ تقویٰ و طہارت کی بڑوں کو مضبوط کرو اور یہ جان لو کہ تم مرنے کے بعد تقویٰ کا شرہ اور پھل پائے گے۔ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ!

جسم محمد المطوع، کویت

اور امام حسن رحمہ اللہ نے فرمایا ”ایک گھنٹی (آخرت کے بارے میں) غور و فکر کرنا ایک رات کی عبادت سے بہتر ہے۔ (مقاج دار السعادہج ۱-۲۹۷)

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں آخرت کی ہولناکی کے بارے میں غور و فکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور ذرا تصور کریں کہ زندگی کے اس طویل سفر میں ہم ایک اسٹیشن سے دوسرے اسٹیشن کی طرف منتقل ہو رہے ہیں جس کی پہلی منزل دنیا ہے اور آخری منزل جنت ہے جس کے نتیجے میں آخرت کی فکر ہمارے ذہن و دماغ پر چھا جائے۔

امام حبیبی نے اپنے شاگرد کو وصیت کی ”کہ تم اپنے تمام ہموم کے ساتھ قبر کی زیارت کرو اور اپنے دل سے حشر و نشر کا تصور کرو۔ (رسالة المسترشدین / ۲۳)

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہم آخرت کی فکر کرنے والے اور ان لوگوں میں سے ہوں جو اس کے لئے منصوبہ بندی اور تیاری کرتے ہیں نیز اخروی عمل اور آخرت کی کاشت کے لئے انہیں توفیق ملتی ہے۔

لَا دَارٌ لِّلْمَرءِ بَعْدَ الْمَوْتِ يَسْكُنُهَا
إِلَّا الَّتِي كَانَ قَبْلَ الْمَوْتِ يَبْيَسُهَا

فَإِنْ بَنَاهَا بَشْرٌ طَابٌ مَسْكُنٌ
وَإِنْ بَنَاهَا بَشْرٌ خَابٌ بَانِيهَا

النَّفْسُ تَرْغَبُ فِي الدُّنْيَا وَقَدْ عَلِمَتْ
أَنَّ الزَّهَادَةَ فِيهَا تُرْكٌ مَا فِيهَا

فَاغْرِسْ أَصْوُلَ النَّقْىِ مَادِمْتَ مجْتَهِداً
وَاعْلَمْ بِأَنَّكَ بَعْدَ الْمَوْتِ لَا قِيَها

۱۔ موت کے بعد آدمی کو رہنے کے لئے وہی گھر ملے گا جسے وہ موت سے پہلے بناتا ہے۔

۲۔ اگر اس نے نیکی، خیر و بخلائی کا گھر بنایا ہے تو اس کا گھر اچھا ہو گا۔ اور اگر بدی کا گھر بنایا ہے تو اس کا بنانے والا ناکام اور خسارے میں ہو گا۔

۳۔ نفس دنیا کی رغبت و خواہش کرتا ہے حالانکہ تم جانتے ہو کہ زہدورع اس کی تمام چیزوں سے بے رغبتی ہے۔

دنیوی زندگی

دنیا

اخروی زندگی

قبر

صور پھونکنا

(مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کرنا)

بعث

حشر ۵۰۰۰۰ سال

شفاعت

حساب

نامہ اعمال کی تقسیم

میزان (ترازو)

حوض

مومنین کا امتحان

پل صراطِ جہنم

(قطرہ) جنت و جہنم کے درمیان کا پل

جنت

اوپر کا نقشہ دیکھیں اور آنے والے صفحات پر ذکر کردہ آیات و کلمات پر غور کریں:

﴿وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعٌ الْغُرُورٌ﴾ (سورۃآل عمران: ۱۸۵)

دنیوی زندگی صرف دھوکے کا سامان ہے۔

﴿بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا، وَالآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى﴾ (سورۃالاعلیٰ: ۱۶۱-۱)

مگر تم لوگ دنیا کی زندگی کو مقدم رکھتے ہو حالانکہ آخرت (دنیا سے کہیں) زیادہ بہتر اور زیادہ پائیدار ہے۔

﴿أَرَضِيتُمُ بِالْحَيَاةِ الدُّنْيَا مِنَ الْآخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا فِي الْآخِرَةِ إِلَّا قَلِيلٌ﴾ (سورۃالتوبۃ: ۳۸)

کیا تم آخرت کے عوض دنیا کی زندگانی پر رتیجھ گئے ہو۔ سنو! دنیا کی زندگی تو آخرت کے مقابلے میں کچھ یوں ہی ہے۔

﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الْآخِرَةِ نَزِدُ لَهُ فِي حَرْثِهِ وَمَنْ كَانَ يُرِيدُ حَرْثَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ نَصِيبٍ﴾ (سورۃالشوریٰ: ۲۰)

جس کا ارادہ آخرت کی کھیتی کا ہو، تم اسے اس کی کھیتی میں ترقی دیں گے، اور جو دنیا کی کھیتی کی طلب رکھتا ہو، تم اسے اس میں سے ہی کچھ دے دیں گے، ایسے شخص کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

أَنَّ التَّفَرُّحَ بِالْأَيَامِ نَقْطَعُهَا وَكُلِّ يَوْمٍ دَنِي مِنَ الْأَجْلِ

ہم ان دونوں سے کافی مسرور ہیں جسے گزار رہے ہیں حالانکہ ہر دن ہمیں موت سے قریب کر رہا ہے۔

﴿وَلَوْ تَرَى إِذَا الظَّالِمُونَ فِي عُمَرَاتِ الْمَوْتِ وَالْمَلَائِكَةُ بَاسِطُو أَيْدِيهِمْ

أَخْرُجُوا أَنفُسَكُمُ الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوَنِ﴾ (سورۃالأنعام: ۹۳)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کاش تم ظالموں کو اس حالت میں دیکھ سکو جب کہ وہ سکرات موت میں ڈکیاں کھار ہے ہوتے اور فرشتے ہاتھ بڑھا کر کہہ رہے ہوتے کہ لا اونکا لاوپنی جان آج تمھیں ذات کا عذاب دیا جائے گا۔

عذاب قبر سے محفوظ لوگ

- ۱- شہید: (عذاب قبر سے شہید مامون رہے گا)
- ۲- سرحد کی نگرانی کرنے والا (ایسا شخص اگر اللہ کی راہ میں سرحد کی نگرانی کرتے ہوئے وفات پا جائے تو وہ قبر کے فتنے سے مامون رہے گا)
- ۳- جو شخص جمہ کے دن وفات پا جائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
مامن مسلم یموت یوم الجمعة لا وقاہ اللہ فتنۃ القبر (رواہ احمد ۶۵۸۲، سنن ترمذی کتاب الجنازہ باب من مات یوم الجمعة ۱۰۷۴)

جو بھی مسلم جمعہ کے دن وفات پاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو قبر کے فتنے سے بچالیتا ہے۔

- ۴- جو شخص پیٹ کی بیماری میں وفات پائے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
”من یقتله بطنہ فلن یعذب فی قبرہ“ (سنن النسائی کتاب الجنازہ باب من قتلہ بطنہ ۲۰۵۲)
جس شخص کو اس کا پیٹ قتل کر دے (دردشکم یا پیٹ کی بیماری میں فوت ہو جائے) تو وہ اپنی قبر میں عذاب نہیں دیا جائے گا۔

صور میں پھونک مارنا

صور اس بڑے سینگ کو کہتے ہیں جس کو اسرافیل علیہ السلام اپنے منہ میں لگائے پھونک مارنے کے لئے حکم الٰہی کا انتظار کر رہے ہیں۔

پھونک مارنے کی تعداد

خوف و دہشت کی پھونک

اس پھونک سے لوگ دہشت زدہ اور بے ہوش ہو جائیں گے (یعنی مر جائیں گے) سوائے

قبر میں کافر، منافق اور مومن کو عذاب دیا جائے گا لیکن قبر کی نعمت صرف مومن کے لئے ہوگی۔

مومن کو اللہ کے بارے میں اپنی نادانی (جهالت) اور اس کے حکم عدوی اور معاصی کے ارتکاب کے باعث اپنی قبر میں عذاب دیا جائے گا۔ اور قبر یا تو جنت کے باغوں (کیا ریوں) میں سے ایک باغ ہوگی یا آگ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض ان معاصی کا ذکر کیا ہے جس کی وجہ سے میت کو قبر میں عذاب دیا جائے گا جن میں سے چند معاصی درج ذیل ہیں:

۱- پیشاب کے چھینٹوں سے بچنا: اس صورت میں انسان قضاۓ حاجت کے بعد ناپاک ہو جاتا ہے۔

۲- چغلخوری: دوآ دیوں کے درمیان جھوٹ کے ذریعہ فساد برپا کرنا۔

۳- خیانت: ناحق + مال غنیمت سے لینا۔

۴- جھوٹ: جھوٹ بولنے والے کا جبراً اگدی تک چھاڑ دیا جائے گا۔

۵- قرآن کا چھوڑ دینا: ایسے شخص کے سر پر پتھر مارا جائے گا۔

۶- زنا (بدکاری): زنا کا تندور میں عذاب دیا جائے گا اور اس کے نیچے آگ جلانی جائے گی۔

۷- سود: سود خورخون کی نہر میں تیرے گا اور اسے پتھر کا لقمه کھلایا جائے گا۔

۸- قرض: قرض دارا پنے قرض کے باعث جنت سے روک دیا جائے گا۔

عذاب قبر سے نجات دلانے والے اعمال

۱- نماز، روزہ، زکوٰۃ، راست بازی، صلحہ رحمی، لوگوں کے ساتھ حسن سلوک وغیرہ۔

۲- اللہ سے عذاب قبر سے پناہ مانگنا۔

عینیہ کو کبان دریاں۔ (المستدرک للحاکم کتاب الاؤوال: ۸۶۴۶)
ا۔ پہلی بار صور پھونکنے سے جو زندہ ہوں گے مرجائیں گے اور جو نہیں میریں گے یعنی اللہ نے
انہیں منے سے مستثنیٰ کر دیا ہے وہ بے ہوش ہو جائیں گے اور دوسرا بار میں جو مر گئے ہیں زندہ
ہو جائیں گے اور جو بے ہوش ہو گئے ہیں شفایا ب ہو جائیں گے۔ (فتح الباری: ۶/ ۵۱۲)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ بے شک صاحب صور
(اسرافیل علیہ السلام) کی آنکھ جب سے ان کے سپردیہ کام کیا گیا ہے تیار عرش کی
جانب دیکھ رہی ہے اس اندیشہ سے کہ ان کی نگاہ ان کی جانب پلنے سے قبل علم دے دیا
جائے، گویا ان کی دونوں آنکھیں دو چمکدار ستارے ہیں، امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی
صدقیت ہے اور امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔

صور کب پھونکا جائے گا؟

رسول اللہ ﷺ کے فرمان سے معلوم ہوتا ہے کہ صور جمعہ کے دن پھونکا جائے گا۔
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ولا تقوم الساعة ألا يوم الجمعة“ (صحیح الجامع ۳۳۳۳،
المستدرک للحاکم کتاب الجمعة: ۱۰۲۶) قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی۔ اور دوسرا حدیث
میں نبی ﷺ نے خبر دی ہے کہ قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی اور اسی دن بندے اٹھائے
جائیں گے۔ اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے
فرمایا ”بے شک تمہارے دونوں میں سے افضل دن جمعہ کا ہے، اسی دن آدم کی تخلیق ہوئی، اسکی
دن وہ وفات پائے اور اسی دن صور پھونکا جائے گا، اسی دن بے ہوشی ہوگی تو اس دن میرے اوپر
کبڑت درود سمجھو کیونکہ تھا را درود مجھ تک پھونچایا جاتا ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصلاۃ باب فضل یوم
الجمعۃ والیتۃ الجمعۃ: ۱۰۳۹ / صحیح البخاری: ۲۲۱۲)

اُس شخص کے جس کو اللہ تعالیٰ محفوظ رکھنا چاہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:
﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعَقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ﴾
(الزمر: ۶۸)
اور صور پھونکا جائے گا تو جو آسمان میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب بے ہوش ہو جائیں گے مگر
جن کو اللہ چاہے۔

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُمْ مِنَ الْأَجَدَاثِ إِلَى رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ﴾ (یس: ۵۱)
اور پھر (دوبارہ) صور پھونکا جائے گا تو وہ ایک دم اپنی قبروں سے تکل کر اپنے مالک کی طرف دوڑ
پڑیں گے۔

کیسے تم لوگ ناز و نعمت کی زندگی بسر کرتے ہو؟

قال رسول اللہ ﷺ: کیف انعم، وقد التقم صاحب القرن القرن، وحنی جبهته،
وأصغى سمعه، ينتظر أن يؤمِّرني فـينفح فيـنـفح قال المسلمين: فـكيفـنـقولـياـرسـولـالـلهـ؟
قال: قولوا: حسبنا الله ونعم الوكيل، تو كلنا على الله ربنا۔ (سنن ترمذی کتاب تفسیر القرآن
باب من تفسیر سورۃ الزمر: ۳۲۳، سلسلة الأحادیث الصحیحة: ۶۶/۲)

اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا کہ کیسے میں ناز و نعمت کی زندگی بسر کروں جبکہ صاحب
صور (اسرافیل علیہ السلام) نے صور اپنے منہ سے لگایا ہے اور اپنی پیشانی جھکا لی ہے اور اپنا کان
لگایا ہے وہ اس بات کے منتظر ہیں کہ ان کو پھونک مارنے کا حکم دیا جائے اور فوراً پھونک مار دیں۔
مسلمانوں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ہم لوگ کیا کہیں؟ آپ نے فرمایا: کہ تم لوگ کہو کہ اللہ
ہمارے لئے کافی ہے اور وہی بہترین وکیل ہے ہم سبھوں نے اپنے اللہ پر بھروسہ کیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ «قال رسول اللہ ﷺ: ان طرف صاحب الصور منزوکل به
مستعد ينظر نحو العرش مخالفۃ ان یؤمر قبل ان یرتد إلیه طرفة، کأن

﴿يَوْمَ يَبْعَثُهُمُ اللَّهُ جَمِيعًا فَيُنَبِّئُهُمُ بِمَا عَمِلُوا أَحْصَاهُ اللَّهُ وَنَسُوهُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ﴾ (المجادلة: ٦)

جس دن اللہ تعالیٰ ان سب کو زندہ اٹھائے گا پھر جیسے کام وہ (دینا میں) کرتے رہے ان کو بتلائے گا اللہ کتو وہ سب یاد ہیں اور وہ اپنے کئے ہوئے کام فراموش کر دیئے حالانکہ اللہ ہر چیز پر گواہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”یبعث کل عبد على ما مات عليه“ (صحیح مسلم کتاب الجنة و صفت نعیمها باب الأمر بحسن الظن بالله: ١٣) ہر بندہ اپنے اسی عمل پر اٹھایا جائے گا جس پر اس کی موت ہوئی ہے۔

بعث کے دن انسان کی خصوصیات

انسان کی ازسرنو تخلیق ہوگی اور اس کے اندر نئی خصوصیات ہوں گی۔ مثلاً: چاہے جتنا اس کو عذاب دیا جائے وہ نہیں مرے گا اور ملائکہ و جنوں کو دیکھے گا۔

سب سے پہلے قیامت کے دن کون اٹھایا جائے گا؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”أَنَا سَيِّدُ الْأَدَمِ يوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَنْشَقُ عَنِ الْقَبْرِ...“ (صحیح مسلم کتاب الفضائل باب تفضیل نبینا علی جمیع الخلق: ٢٠٧٩) میں روز قیامت بنی آدم کا سردار ہوں گا اور میں پہلا شخص ہوں گا جس کی قبر پھٹے گی۔

بیز آپ نے فرمایا: ”.....لَا تَخِيرُونِي عَلَى مُوسَى، إِنَّ النَّاسَ يَصْعَقُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفْيقُ، إِنَّا مُوسَى بِأَطْشَنْ بِجَانِبِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَكَانَ فِيمَنْ صَعْقَ فَأَفَاقَ، أَوْ كَانَ مِنْ أَسْتَشْنِي اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ“ رواہ البخاری کتاب الخصومات باب ما یذکر فی الاشخاص والخصومۃ بین المسلم واليهود: ١ (۲۲۱) تم لوگ مجھے موئی علیہ السلام پر فضیلت نہ دو، کیونکہ لوگ گرج سے بہبود ہو جائیں گے تو مجھے سب سے پہلے افاقت ہو گا تو میں اچانک دیکھوں گا کہ موئی علیہ السلام

دونوں صور کے درمیان کا فاصلہ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ”مَا بَيْنَ النَّفَخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ، قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ: أَبْيَتْ: قَالُوا: أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ: أَبْيَتْ، ، ، (صحیح بخاری کتاب التفسیر باب يوم ينفح في الصور فتاویٌ ٢٩٣٥) دونوں بار صور پھونکنے کے درمیان چالیس ہے، صحابہ کرام نے کہا اے ابو ہریرہ چالیس دن؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس کی تعین سے بازاً آتا ہوں پھر صحابہ کرام نے کہا چالیس ماہ؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس کی تعین سے بازاً آتا ہوں، صحابہ نے عرض کیا چالیس سال؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں اس کی تعین سے بازاً آتا ہوں۔ (اس کو امام بخاری سے روایت کیا ہے)

- حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث کو شرح میں لکھا ہے کہ ابن مردویہ نے ابن عباس کے طریق سے ایک ضعیف حدیث ذکر کی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دونوں بار صور پھونکنے کے مابین چالیس سال کا فاصلہ ہوگا۔ (فتح الباری: ٨/ ٣١٣)

وہ سری بار صور پھونکنے سے قبل بارش کا ہونا

رسول ﷺ نے فرمایا:ثُمَّ يَرْسِلُ اللَّهُ مَطْرًا كَأَنَّهُ الظَّلْ أَوْ الظَّلْ فَتَبَثِّتُ مِنْهُ أَجْسَادَ النَّاسِ، ثُمَّ يَنْفُخُ فِيهِ أَخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظَرُونَ“ (رواہ صحیح مسلم کتاب الفتن باب فی خروج الدجال: ٢٥٦٨) پھر اللہ تعالیٰ شنبم کے مانند بارش برساۓ گا جس سے لوگوں کے جسم اُگ آئیں گے پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو سارے کے سارے ایکدم کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔

احیاء موتی

بعث کے معنی ہے قیامت کے دن مردلوں کو زندہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

وأشراط الساعة باب مابين النفحتين: ٢٠٣) پھر آسمان سے پانی نازل ہو گا تو لوگ (انسان) سبزی کے مانداؤگ آئیں گے حالانکہ انسان بوسیدہ مرچ کا ہو گا صرف ایک ہڈی باقی رہے گی جسے عجب الذنب یعنی دم کی جڑ کہا جاتا ہے۔ اسی ایک چھوٹی ہڈی سے قیامت کے دن انسان دوبارہ بنایا جائے گا۔ البتہ انبیاء کرام کے جسم مبارک بوسیدہ نہ ہوں گے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "إِنَّ اللَّهَ حُرْمَةُ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ" (سنن النسائي كتاب الجمعة باب أكتار الصلاة على النبي: ١٣٧٣ / السلسلة الصحيحة: ٣٢/٣)

الله تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے جسموں کے کھانے کو حرام کر دیا ہے۔

حشر

قیامت کے دن مخلوق کو ان کے حساب و کتاب اور ان کے مابین فیصلہ کرنے کے لئے اکٹھا کرنے کو حشر کہتے ہیں۔

سرز میں محشر

قیامت کے دن یہ زمین و آسمان موجودہ پیش پر باقی نہ رہیں گے بلکہ ان کے اندر تبدیلی اور تغیر واقع ہو جائے گا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿يَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ وَالسَّمَاوَاتُ وَبَرْزُوا إِلَهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ﴾ (ابراهیم: ٨٣)

جس دن یہ زمین بدل کر دوسری زمین ہو گی اور ایسا آسمان اور سب لوگ (اپنی اپنی قبروں سے نکل کر) اس اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے جو اکیلا قہار ہے۔ اور نبی اکرم ﷺ نے زمین کی شکل کے بارے میں فرمایا:

"يَحْشُرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بِيَضَاءِ عَفَرٍ كَقُرْصَةِ النَّقْى لَيْسَ فِيهَا مَعْلُومٌ

عش الهی کے ایک کنارے کو پکڑے ہوئے اور میں نہیں جانتا کہ کیا موئی علیہ السلام گرج سے بیہوش ہونے والوں میں تھے تو انہیں افاقت ہوا ہے یا ان لوگوں میں سے ہیں جنہیں اللہ عزوجل نے اس سے مستثنی رکھا ہے۔

كيفیت بعث

لوگ اپنی قبروں سے ننگے پیر، ننگے بدنا اور غیر پاک و صاف اٹھائے جائیں گے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿كَمَا أَبَدَ أَنَا أَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيدُهُ وَعَدْنَا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ﴾ (الأنبياء: ١٠٣) جس طرح ہم نے پہلی بار پیدا کیا اسی طرح دوبارہ پیدا کریں گے۔ یہ ہم نے وعدہ کر لیا ہے، ضرور ایسا کریں گے (نیز محرم آدمی جس نے حالتِ حرام میں وفات پائی) تلبیہ: (لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالْعِظَمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ) پکارتے ہوئے اٹھایا جائے گا اور شہید اس حال میں اٹھایا جائے گا کہ اس کے زخم سے ایسا خون بہر رہا ہو گا جس کا رنگ خون کا ہو گا اور بومشق کی ہو گی۔ میت کو جانشی کے وقت کلمہ شہادت کی تلقین کرنا مستحب ہے تاکہ وہ اس کلمہ طیبہ کے ساتھ اٹھایا جائے اور وہ اہل جنت میں سے ہو جائے۔

قیامت کے دن انسان کی نشونما

انسان قیامت کے دن ایک چھوٹی ہڈی سے بنے گا جسے دم کا سراکہ ہا جاتا ہے۔ جیسا کہ صحیح مسلم کی ایک لمبی حدیث میں ہے:

"... ثُمَّ يَنْزَلُ مِنَ السَّمَاءِ مَاءٌ فَيَنْبَتُونَ كَمَا يَنْبَتُ الْبَقْلُ، وَلَيْسَ فِي إِنْسَانٍ شَيْءٌ إِلَّا بِلَيْسَ وَاحِدٌ، وَهُوَ عَجْبُ الذَّنْبِ مَنْ هُوَ كَبُرُ الْخَلْقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (رواہ مسلم کتاب الفتن

پوچھیں گے بلکہ اس خیال سے کہ کوئی میری نیکیوں میں سے مانگنے نہ لگے اپنے حقوق کا مطالبہ نہ کرنے لگے ایک دوسرے سے بھاگیں گے)

اس دن کی مدت

اس ایک دن کی مقدار اور مسافت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةً﴾
(المعارج: ۲)

اس اللہ کی طرف فرشتے اور جریل اس دن چڑھیں گے جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے۔ اور اس دن کی لمبائی کی وجہ سے لوگ یہ گمان کریں گے کہ وہ دنیا میں صرف ایک گھنٹہ رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَيَوْمَ يَجْعَلُهُمْ كَانُ لَهُمْ يَلْبُثُوا إِلَّا سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ﴾ (یونس: ۳۵)
جس دن اللہ تعالیٰ ان کو اکٹھا کرے گا (تو وہ تصور کریں گے) گویا وہ (دنیا میں) دن کی ایک گھنٹی سے زیادہ نہ رہے۔

اللہ نے فرمایا:

﴿وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ يُقْسِمُ الْمُجْرِمُونَ مَا لَبِثُوا غَيْرَ سَاعَةٍ﴾ (الروم: ۵۵)
جس دن قیامت قائم ہو گی گنہگار لوگ قسمیں کھائیں گے کہ وہ دنیا میں ایک گھنٹی سے زیادہ نہیں ٹھہرے۔

اللہ تعالیٰ نے اس روز قیامت کی صفت قرآن مجید کے اندر دوسرے مقامات پر اس طرح بیان فرمائی ہے:

اس کے برخلاف متینی، پرہیزگار اور نیک لوگوں کو انہیں یہ لمبادن ایسا چھوٹا معلوم ہو گا جتنی دیر ایک فرض نماز ادا کر لیتے ہیں۔

لأَحَدٌ“ (رواہ البخاری کتاب الرفاق باب يقبض الله الأرض: ۶۵۲۱)

روز قیامت لوگ خالص ایسی سفیدیز میں پراٹھائے جائیں گے جو صاف شفاف ٹکری کے مانند ہو گی جس میں کسی چیز کا کوئی نشان نہ ہو گا۔ (یعنی پہاڑ یا چٹان کی کوئی نشانی)

اس دن لوگوں کی حالت

اس دن لوگوں کی حالت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ إِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيمٌ، يَوْمَ تَرُوْنَهَا تَنْهَلُ كُلُّ مُرْضِعَةٍ عَمَّا أَرْضَعَتْ وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتٍ حَمْلَهَا وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى وَمَا هُمْ بِسُكَارَى وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ﴾ (الحج: ۲۱)

اے لوگو! اپنے رب سے ڈروبیٹک قیامت کا بھونچاں ایک بڑی آفت ہے اس دن تم دیکھو گے ہر دو دھپ پلانے والی عورت اپنے شیر خوار بچے کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی عورت اپنا حمل ساقط کر دے گی اور تم لوگوں کو بد مست دیکھو گے حالانکہ وہ حقیقت میں نہ سے بد مست نہ ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہو گا۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿قُلُوبٌ يَوْمَئِنِ وَاجْفَةٌ، أَبْصَارٌ هَاخَاشِعَةٌ﴾ (النازعات: ۶-۸)
اس دن کتنے دل و ہر ڈک رہے ہوں گے ان (دل والوں) کی آنکھیں پتھی ہوں گی۔

نیز اس دن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿فَإِذَا جَاءَتِ الصَّاخَةُ، يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ أَخِيهِ، وَأُمِّهِ وَأَبِيهِ، وَصَاحِبَتِهِ وَبَنِيهِ، لِكُلِّ امْرٍ مِنْهُمْ يَوْمٌ مَئِيلٌ شَأْنٌ يُغْنِيهِ﴾ (عبس: ۳۴-۳۳)

پھر جب کان بہرا کرنے والی قیامت آن پھونچے گی جس دن آدمی اپنے بھائی، اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا اس دن ہر آدمی کا ایسا حال ہو گا کہ اس کو دوسرے کا خیال نہ ہو گا (یعنی اس وقت ہر ایک کو اپنی فکر پڑی ہو گی)۔ احباب واقارب ایک دوسرے کو نہیں

بِيَدِهِ الْيَمِنِيِّ ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا الْمُلْكُ، أَيْنَ الْجَبَارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟
 (صحيح مسلم كتاب صفة القيامة والجنة والنار: ٢٢٨)

قيامت کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں کو پیٹ لے گا پھر اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں لے کر کہے گا کہاں ہیں جابر و مکرش لوگ؟ کہاں ہیں مکبر لوگ؟

۲- زمین کا ریزہ ریزہ ہونا:

اس دن زمین ریزہ ریزہ ہو جائے گی، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَإِذَا نُفَخَ فِي الصُّورِ نَفَخَةً وَاحِدَةً، وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّنَادَ كَهْ وَاحِدَةً﴾ (الحاقة: ١٣-١٤) اور پھر جب صور میں ایک بار پھونکا جائے گا اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر (اپنی جگہ سے اکھاڑ کر) ایک بارگی کوٹ دیا جائے گا۔

۳- پہاڑوں کا بکھرنا:

پہاڑ بکھیر دیتے جائیں گے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا، فَيَذْرُهَا قَاعًا صَفَصَفًا، لَا تَرِي فِيهَا عَوْجًا وَلَا أَمْتًا﴾ (طہ: ١٠٥-١٠٦) اور کافر تجھ سے پوچھتے ہیں (قيامت کے دن) پہاڑوں کے بارے میں تو تم کہہ دو کہ پہاڑوں کو میرا رب بکھیر کر اڑادے گا پھر زمین کو صاف میدان کر کے چھوڑے گا نہ تو اس میں موڑ (بکھر) دیکھے گا اور نہ ہی ٹیلا۔

۴- سمندر کا بہہ پڑنا:

اس دن سمندر کا بہہ پڑیں گے، اللہ نے فرمایا: ﴿وَإِذَا الْبَحَارُ فُسْرَثُ﴾ (الإنفطار: ٣) اور جب سمندر کا بہہ پڑیں گے۔

۵- آسمان کا پھٹنا:

﴿إِنَّ هُوَ لِإِيْمَانِ الْعَاجِلَةِ وَيَنْدِرُونَ وَرَاءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيلًا﴾ (الإنسان: ٢) یہ کافر دنیا کو پسند کرتے ہیں اور قیامت کے سخت دن کو انہوں نے پس پشت ڈال دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَإِذَا نُفَخَ فِي الصُّورِ فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِنْ وَلَا يَتَسَاءَلُونَ﴾ (المؤمنون: ١٠١)

پھر جب (آخری) صور پھونکا جائے گا تو نہ اس دن ان میں رشتہ ناتا ہوگا اور نہ ایک دوسرے کی بات پوچھیں گے؟

فرمانِ الہی ہے: ﴿أَلَا يَظْلِمُ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ، لِيَوْمٍ عَظِيمٍ﴾ (المطففين: ٥-٦) کیا ان لوگوں کو یقین نہیں کہ وہ (مرکر پھر) ایک بڑے (ہولناک) دن کے لئے اٹھائے جائیں گے جس دن لوگ سارے جہان کے مالک کے سامنے (اپنے اعمال کا حساب دینے کے لئے) کھڑے کئے جائیں گے۔

قيامت کے دن کی بعض نشانیاں

اللہ کا زمین کوٹھی میں لینا اور آسمان کو لپیٹنا

1- قیامت کے دن پوری روئے زمین اللہ کی مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپٹا ہو گا جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَا قَدَرُوا اللَّهُ حَقّ قَدْرِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَالسَّمَاوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُشَرِّكُونَ﴾ (الزمر: ٦) اور ان کافروں نے اللہ کا جیسا مرتبہ تھا ویسا مرتبہ نہیں سمجھا (اور وہاں تو حال یہ ہے کہ) قیامت کے دن ساری روئے زمین اس کی ایک مٹھی میں ہوگی اور آسمان اس کے داہنے ہاتھ پر لپٹے ہوئے ہوں گے۔ یوگ جن کو اس کا شریک بناتے ہیں اس کی ذات ان سے پاک اور برتر ہے۔

اور رسول اللہ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: يَطْوِي اللَّهُ السَّمَاوَاتِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ

اس دن کمزور اور مکابر لوگ باہم جھگڑیں گے اور کافر اپنے ساتھی، اپنے شیطان اور اپنے مددگاروں سے جھگڑا کرے گا اور ان میں سے بعض بعض کو عن طعن کریں گے، غلام آدمی اپنے دونوں ہاتھوں کو دانت سے کاٹے گا اور کہے گا اے کاش کہ میں فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا اور وہ اس دن خواہش کرے گا کہ کاش کہ اس نے رسول کی اتباع کی ہوتی اور وہ ان کی امت، ان کے اصحاب اور ان سے محبت کرنے والوں میں سے ہوتا۔

۹- ابلیس کی تقریر:

اس دن ابلیس تقریر کرتے ہوئے کہے گا:

﴿وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَهَا قُضِيَ الْأَمْرُ إِنَّ اللَّهَ وَعَدَكُمْ وَعْدَ الْحَقِّ وَوَعَدْتُكُمْ فَأَخْلَقْتُكُمْ وَمَا كَانَ لِي عَلَيْكُمْ مِنْ سُلْطَانٍ إِلَّا أَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِي فَلَا تَلُومُونِي وَلُومُوا أَنفُسَكُمْ مَا أَنَا بِمُصْرِخِكُمْ وَمَا أَنْتُمْ بِمُصْرِخِي إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشَرَّكُتُمُونِ مِنْ قَبْلُ إِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (ابراهیم: ۲۲)

اور جب فیصلہ (لوگوں کے درمیان) ہو چکا تو شیطان کہے گا میشک اللہ نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا وہ جھوٹا کیا تھا، میرا تم پر کچھ زور نہیں تھا البتہ میں نے تم کو گمراہی کی طرف بلا یا تو تم نے میرا کہا مان لیا تو تم مجھے ملامت نہ کرو، میں تمہاری فریاد کو نہیں پہنچ سکتا اور نہ تم میری فریاد کو پہنچ سکتے ہو تم اس سے پہلے مجھ کو اللہ کا شریک بناتے تھے اب میں اس کا انکار کرتا ہوں بے شک ظالموں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

۱۰- کافر کی حالت:

اس دن کافر کی کیا حالت ہوگی اس کی وضاحت اللہ تعالیٰ نے اس طرح کی ہے:

﴿يَوْمُ الْمُجْرِمِ لَوْ يَعْتَدِي مِنْ عَذَابٍ يَوْمَئِذٍ بِيَنِيهِ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ثُمَّ يُنْجِيهِ﴾ (المعارج: ۱۱-۱۲)

اس دن آسمان شگاف زده ہو جائے گا۔

﴿يَوْمَ تَمُورُ السَّمَاءُ مَوْرًا﴾ (الطور: ۹)

جس دن آسمان پھٹ کر چکر مارنے لگے گا۔

﴿إِذَا انشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرَدَةً كَاللِّهَانِ﴾ (الرحمن: ۳۰)

پھر جب قیامت کے دن آسمان پھٹ کر تیل (یاسر ختری) کی طرح لاں ہو جائے گا۔

۶- سورج کا بے نور ہونا:

اس دن ستارے آسمان سے جھپڑ جائیں گے۔

﴿وَإِذَا الْكَوَا كَبِ انْتَرَثُ﴾ (الإنفطار: ۲)

اور جب ستارے جھپڑ پڑیں گے۔

۷- سورج کا قریب ہونا:

سورج اس دن مخلوق کے سروں سے ایک میل کے فاصلے پر ہو جائے گا۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے لوگ اپنے اعمال کے حساب سے پسینے میں ہوں گے، ان میں بعض کا پسینہ اس کے ٹھنڈے تک ہو گا اور بعض کا اس کے گھنٹے تک اور بعض کا اس کے گلے تک اور ان میں سے بعض کو پسینہ لگام پہنانے ہوئے ہو گا اس وقت نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا (یعنی اس کا پسینہ اس کے منہ تک ہو گا) (صحیح مسلم کتاب الجنۃ و صفة نعیمه باب فی صفة یوم القيمة: ۳۸۵) اگر لوگ غیر فانی مخلوق نہ بنائے گئے ہو تو پھر جاتے۔ اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ سورج کے قریب ہونے کی وجہ سے انسان کے بدن سے جو پسینہ نکلے گا وہ اتنا کھول رہا ہو گا کہ اگر انسان کو وہاں فنا لحق ہوتی تو وہ اسی پسینے میں چربی کی طرح پکھل جاتا۔

۸- باہم جھگڑنا:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "يَحْشِرُ الْمُتَكَبِّرُونَ أَمْثَالَ النَّدْرِ (صغار النمل) يوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صُورِ الرِّجَالِ يَغْشَاهُمُ النَّذْلُ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ" (سنن ترمذی کتاب صفة القيامة: ۲۳۹۲، صحیح الجامع: ۸۰۷۰)

قیامت کے دن متکبر لوگ چھوٹی چیزوں کے مانند آدمی کی شکل صورت میں اکٹھا کئے جائیں گے، ہر چہار جانب سے انہیں ذلت و خواری ڈھانپے ہوگی۔
۳۔ کچھ گناہ ایسے ہیں جن کے مرتكبین سے نہ اللہ تعالیٰ کلام کرے گا اور نہ ہی ان کا ترزی کیہ کرے گا جن میں سے بعض کا ذکر کیا جاتا ہے۔

وہ لوگ جو اللہ کے نازل کردہ احکام کو چھپاتے ہیں، جو لوگ دنیاوی کمائی کیلئے جھوٹی قسمیں لکھتے ہیں، احسان جتنے والا، ایسا آدمی جس نے کسی امام سے بیعت کی تو اگر امام اس کو کچھ دیتا ہے تو وفاداری کرتا ہے اور اگر نہ دے تو وفاداری نہیں کرتا، وہ آدمی جس نے مسافر کو بنچھے ہوئے پانی سے روکا، زنا کا رکھوست بوڑھا، جھوٹا بادشاہ، متکبر بھکاری، اپنے والدین کی نافرمانی کرنے والا، مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورت، دیوث (جو اپنی بیوی کو زنا کرتے ہوئے دیکھے اور خاموش رہے) وہ شخص جو اپنی بیوی کی سرین میں جماع کرے، وہ شخص جو متکبر سے اپنے کپڑے ٹھنے سے نیچ گھسیتے۔

مذکورہ بالا لوگوں سے باری تعالیٰ خوش ہو کر کلام نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو ایسے جرائم سے محفوظ رکھے۔ آمین!

۴۔ عہد توڑنے والا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
"إِذَا جَمَعَ اللَّهُ الْأُولَى وَالآخِرِينَ يوْمَ الْقِيَامَةِ يَرْفَعُ لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءً، فَقَيْلٌ: هَذِهِ غَدْرَةٌ فَلَانِ إِنْ فَلَانَ" (رواۃ مسلم کتاب الجہاد والسیر باب تحريم الغدر: ۳۶۲۴)

گنہگار (کافر) اس دن آرزو کرے گا کاش اپنے بیٹھی، اپنے ساتھی (جورو) اپنے بھائی اور اپنے کنبے والوں کو جو مصیبت کے وقت اس کو پناہ دیا کرتے تھے اور زمین کے سارے لوگوں کو اس دن کے عذاب کے عوض فدیہ دے دے پھر سب کو نجات دلادیں (لیکن ایسا نہ ہوگا) یہ اس وقت خواہش کرے گا جب جہنم ستر ہزار لگام میں ٹپ کر لائی جائے گی اور ہر ایک لگام کو ستر ہزار فرشتے کپڑے ہوئے ہوں گے۔ اس وقت کافر اس جہنم کو دیکھے گا اور خواہش کرے گا کاش وہ اپنے آپ کو اس دردناک عذاب کے بد لے فدیہ دے دے۔

کافر اس وقت ذلت و خواری اور حسرت و افسوس میں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے منظر کشی اس طرح کی ہے۔

﴿يَقُولُ الْكَافِرُونَ هَذَا يَوْمٌ عَسِيرٌ﴾ (القرآن: ۸)
کافر لوگ کہیں گے کہ یہ دن تو بڑا کھن ہے۔

اور موت کی تمنا کرے گا جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

﴿وَيَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنْتُ نُرَآءًا﴾ (النیاء: ۳۰)
کافر کہے گا اے کاش کہ میں مٹی ہوتا۔

۱۱۔ گنہگار مومنین کی حالت:

قرآن و حدیث کے اندر بعض ایسے گناہوں کا ذکر ہے جن کی وجہ سے قیامت کے دن مومن کو بھی عذاب دیا جائے گا، اس کی تفصیل کچھ اس طرح ہے۔

۱۔ جو لوگ زکاۃ نہیں دیتے ہیں تو ان کا مال ان کے لئے ایسا اٹھ دھانا دیا جائے گا جس کی آنکھ میں دو کالے نقطے ہوں گے اور وہ ان کے گلے کا طوق بنادیا جائے گا۔ اور اس کا مال آگ کی پوری سل بنا دیا جائے گا، پھر اسی سے عذاب دیا جائے گا۔

۲۔ متکبر لوگ:

بے شک جن لوگوں کے لئے ہماری طرف سے پہلے ہی بھلائی ہوچکی ہے وہ دوزخ سے دور ہیں گے وہ تو دوزخ کی بھنک بھنی نہ سنیں گے، ہمیشہ جس میں جی چاہے گارہیں گے (ہر ایک کی خواہش پوری ہو گی) ان کو بڑی گھبراہٹ (قیامت) کا کچھ رنج نہ ہوگا۔ اور فرشتے (جنت کے دروازوں پر) ان کا استقبال کریں گے (کہیں گے) یہی تو وہ دن ہے جس کا تم سے (دنیا میں) وعدہ کیا جاتا تھا۔

قرآنی آیت میں (والغزر العاکبر) سے مراد بعد الموت اور حشر کا دن ہے جس وقت کہ ان کی قبر سے اٹھنے کے وقت منادی پکارے گا۔

﴿إِنَّ أُولَيَاءَ اللَّهِ لَا خُوفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ﴾ (یونس: ۱۲)

خبردار! اللہ کے اولیاء کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ لوگ غمگین ہوں گے۔

قیامت کے دن نفع بخش اعمال

جب لوگوں کو عذاب ہو رہا ہوگا اور سورج مخلوق کے سروں پر ایک میل کی دوری پر رہا ہو گا تو سات قسم کے لوگ عرش الٰہی کے سایہ تسلی سایہ حاصل کریں گے وہ سات قسم کے لوگ یہ ہیں:

- ۱- انصاف و رہبادشاہ۔

۲- وہ نوجوان جس نے اپنے رب کی عبادت میں زندگی گزاری۔

۳- جس کا دل مسجدوں سے لگا رہتا ہے۔

۴- چیکے سے اللہ کے راستے میں خرچ کرنے والا۔

۵- وہ شخص جس کیلئے عورتوں کے فتنے میں واقع ہونے سے خوف الٰہی مانع ہو۔

۶- اللہ کیلئے آپس میں محبت کرنے والے۔

۷- تہائی میں اللہ کو اس طرح یاد کرنے والا کہ اس کی آنکھیں اشکبار ہو جائیں۔

ذکورہ لوگوں کے علاوہ شخص بھی عرش الٰہی کے سامنے میں ہو گا جو تنگدست اور فقیر کو قرض وغیرہ میں مہلت دے۔

جب اللہ تعالیٰ روز قیامت اولین و آخرین کو اکٹھا کرے گا تو ہر عہد توڑنے والے کے لئے ایک جھنڈا بلند کرے گا اور کہا جائے گا یہ فلاں بن فلاں کی خیانت ہے۔

۵- وہ خیانت جو مالِ غنیمت میں کی جائے، زین غصب کرنے والا اور دوغلا، منت منٹ پر رنگ بدلنے والا، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

”تَجْدِونَ شَرَ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي بِوْجَهٍ وَهُوَ لَاءُ بِوْجَهٍ“
(متفق علیہ)

قیامت کے دن سب سے برے لوگ دونگلے ہوں گے جو کہ ایک جماعت کے پاس ایک چہرے سے آتے ہیں اور دوسرا جماعت کے پاس دوسرا چہرے سے (یعنی ان کے منہ پر ان کی والی اور آپ کے منہ پر آپ والی کھتے ہیں)

۶- وہ حاکم جو اپنے رعایا سے روپوش رہتا ہے، اور بھکاری (منگن) جو کہ مانگتا ہے حالانکہ اس کے پاس بقدر ضرورت مال ہے۔

یہی بعض وہ نافرمانیاں جن کے مرتكب مومن کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا۔

نیک لوگوں کا حال:

نیک لوگوں کو اس دن کوئی خوف اور گھبراہٹ نہ ہوگی اور یہ دن ان کے لئے ظہر یا عصر کی نماز کے وقت کی طرح محسوس ہوگا۔

نیک لوگوں کو یہ قیامت کا دن خوفزدہ وہر انسان نہیں کرے گا اور ان پر صلاۃ ظہر یا عصر کے وقت کے مانند گز رجاء گا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ سَبَقُتَ لَهُمْ مِنَا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ، لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا وَهُمْ فِي مَا اشْتَهَى أَنفُسُهُمْ حَالِدُونَ، لَا يَحْزُنُهُمُ الْفَرَغُ الْأَكْبَرُ وَتَنَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ هَذَا يَوْمُ مُكْمُلُ الدِّيْنِ كُنْتُمْ تُوعَدُونَ﴾ (الأنبياء: ۱۰۲-۱۰۱)

اس کی تشریع میں درج ذیل احادیث موجود ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”من نفس عن مؤمن من كرب الدنیا نفس الله عنه كربة من كرب يوم القيمة...“ (صحیح مسلم کتاب الذکر والدعاء باب فضل الإجتماع على تلاوة القرآن: ۲۰۲۸) جس نے کسی مومن کے دنیاوی غمتوں میں سے کسی غم کو دور کیا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے غمتوں میں سے کسی غم کو دور فرمائے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”كان رجل يداين الناس. فكان يقول لفتاها: إذا أتيت معسراً تجاوز عنه، لعل الله ان يتتجاوز عنا. قال: فلقي الله فتجاوز عنه (متفق عليه)“ ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا تو اپنے غلام سے کہتا کہ جب تم کسی تنگیست کے پاس جانا تو اسے معاف کر دینا ہو سکتا ہے اللہ ہم سے درگذر فرمائے۔ آپ نے فرمایا تو جب اس نے اللہ سے ملاقات کی تو اللہ نے اسے معاف فرمادیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ان المقصطين عند الله على منابر من نور، عن يمين الرحمن عز وجل، وكلتا يديه يمين، الذين يعدلون في حكمهم وأهلיהם وما ولوا“ (رواہ مسلم کتاب الإمارۃ باب فضیلۃ الإمام العادل: ۳۸۲۵)

بے شک عادل و منصف لوگ رحمن کے دامن طرف نور کے منبروں پر ہوں گے (اور اللہ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں) جو لوگ کہ اپنے فیصلہ میں، اپنے اہل و عیال میں اور اپنے ماتحتوں میں عدل و انصاف کرتے ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: للشہید عند الله ست خصال... وبأمن من الفزع الأكبر.. (صحیح الجامع الصغیر: ۳۵۸، سنن ترمذی کتاب فضائل الجہاد بباب فضل من شاب شيبة فی سبیل الله: ۱۶۲۲)

شہید کے لئے اللہ کے پاس چھ چیزیں ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ وہ قیامت کے دن بڑی گھبراہٹ سے مامون رہے گا۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا:

”..وَمِنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللهِ أَمِنَ مِنَ الفَزْعِ الْأَكْبَرِ..“ (صحیح الجامع: ۳۳۹، مسنند أحمد: ۲۳۴، ۲۳۵)

اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے وفات پانے والا شخص قیامت دے دن بڑی گھبراہٹ سے مامون رہے گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من كظم غيظاً وهو قادر على أن ينفذ دعاه الله على رؤوس الخلاق يوم القيمة حتى يخيرة الله من الحور ماشاء (سنن أبي داؤد كتاب الأدب بباب من كظم غيظاً: ۲۰۰، صحیح الجامع: ۱۶۶) جس نے غصہ پی لیا حالانکہ وہ اسے کر گزرنے کی طاقت رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اسے اختیار دے گا کہ حور عین میں سے جس کو چاہے اپنے لئے منتخب کر لے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من أعتق رقبة مسلم فهو فداء من النار (سنن نسائي كتاب العتق بباب فضل العتق: ۲۸۶۲، صحیح الترغیب والترہیب: ۲۸۹۶) جس نے کسی مسلم کی گردن آزاد کی تو وہ اس کے لئے جہنم کا فردیہ ہو گا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: المؤذن اطول الناس اعناقاً يوم القيمة (رواہ مسلم کتاب الصلاۃ بباب فضل الأذان: ۸۰۸) موذن لوگ قیامت کے دن سب سے لمبی گردن والے ہوں گے۔

نیز فرمایا: ”من شاب شيبة في الإسلام كانت له نوراً يوم القيمة“ (صحیح الجامع: ۶۳۰، سنن ترمذی کتاب فضائل الجہاد بباب فضل من شاب شيبة فی سبیل الله: ۱۶۲۲)

جو اسلام میں بوڑھا ہوا س کے لئے بوڑھا پا قیامت کے دن نور ہوگا۔

اسی طرح بخاری میں ہے: إِنْ أَمْتَى يَدِعُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غَرَّ مُجْلِينَ مِنْ آثَارِ

الْوَضُوءِ (رواہ البخاری کتاب الوضوء باب فضل الوضوء ۱۳۶)

بے شک میرے امتی قیامت کے دن آثار وضو سے پچکلائی گھوڑے کے مانند بلا عین جائیں گے (یعنی ان کی پیشانی، دونوں ہاتھ، دونوں پیر کا گھٹنہ و کہنی وضو سے سفید ہوں گے جو نہایت خوبصورت لگیں گے)۔

لیکن کافر کے اعمال اسے کچھ نفع نہ دے سکیں گے چاہے اس کے اعمال میں صدقہ و خیرات اور صلح رحمی جیسی بھلائی کیوں نہ ہو۔

اللہ تعالیٰ نے ان کے اعمال کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:

﴿وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٌ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّهَانِ مَا إِنْ هُنَّ إِذَا جَاءُهُمْ لَهُمْ يَجِدُهُ شَيْئًا وَوَجَدَ اللَّهَ عِنْدَهُمْ فَوْفَاهٌ حِسَابٌ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ﴾ (النور: ۳۹)

اور کافروں کے (نیک) اعمال (جیسے خیرات وغیرہ) اس چمکتی ریت (سراب) کی طرح ہیں جو چیل میدان ہو پیاسا (جنگل میں دور سے) اس کو پانی سمجھتا ہے جب اس کے پاس آتا ہے تو اسے کچھ بھی نہیں پاتا۔ اور اللہ کو اپنے پاس پاتا ہے تو وہ اس کا حساب پورا چکا دیتا ہے اور اللہ جلد حساب لینے والا ہے) یہ اعمال جنہیں کافر گمان کرتا ہے کہ وہ قیامت کے دن اسے بے نیاز کریں گے لیکن ان کا کوئی وزن اور قیمت نہیں ہے کیونکہ وہ بنیادیں (یعنی بغیر ایمان کے ہیں)

جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَنْ يَدْتَعَّ غَيْرُ الْإِسْلَامِ دِيَنًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ﴾ (آل عمران: ۸۵)

اور جو شخص اسلام کے سوا اور کوئی دین چاہے گا تو ہرگز اس کی طرف سے قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

شفاعت

شفاعت کہتے ہیں نفع حاصل کرنے یا نقصان کو دور کرنے میں غیر کیلئے واسطہ بننا۔

شفاعت کی قسمیں

۱- شفاعت عظیٰ جو قیامت کے دن لوگوں سے عذاب کو دور کرنے اور ان کا حساب و کتاب کرنے کے لئے ہوگی اور یہ شفاعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے خاص ہے آپ کے علاوہ کوئی دوسرا نہ کرے گا۔

۲- شفاعت عامہ، یہ ان مومنین کو جہنم سے نکلنے کے لئے ہوگی جو جہنم میں داخل ہوں گے اور یہ شفاعت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے علاوہ دوسرے انبیاء، فرشتے اور مومنین کے لئے ہوگی۔ اور اس کے لئے دو شرطیں ہیں۔

۱- شفاعت کیلئے اذن باری تعالیٰ:

﴿مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا يَأْذِنُهُ﴾ (البقرة: ۲۵۵)

اس کی اجازت کے بغیر کوئی اس کے پاس شفارس کر سکتا ہے۔

۲- شفاعت کرنے والے اور جس کی شفاعت کی جائے اس کے بارے میں اللہ کی رضامندی،

﴿وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَى﴾ (الأنبياء: ۲۸)

کسی کی سفارش نہیں کر سکتے مگر جس کے لئے اللہ کی رضامندی ہو۔

۱- شفاعت کبریٰ:

قادة رضی اللہ عنہ انس رضی اللہ عنہ کے واسطے سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو قیامت کے دن اکٹھا کرے گا تو لوگ اس پر پیشانی کو جس میں کہ وہ مبتلا ہوں گے دور کرنے کا اہتمام کریں گے (اور ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ

آئیں گے، میں اپنے رب سے (شفاعت کے لئے) اجازت کروں گا اور مجھے اجازت مل جائے گی تو میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا اور اللہ تعالیٰ جب تک چاہے گا میں سجدہ میں رہوں گا، پھر کہا جائے گا اے محمد راٹھاؤ کہو سناجائے گا، مانگو تم کو دیا جائے گا، سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی تو میں اپنا سراٹھاؤں گا اور اپنے رب کی وہ تعریف کروں گا جو میرا رب سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لئے ایک حد متعین کر دی جائے گی (یعنی عاصی مونین کو جہنم سے نکالنے کی حد متعین کر دی جائے گی) اور میں اس حد (مقدار) کو جہنم سے نکالوں گا اور انہیں (اپنے رب کی اجازت سے) جنت میں داخل کر دوں گا۔ پھر دوبارہ میں سجدہ ریز ہوں گا تو اللہ جب چاہے گا میں سجدہ میں رہوں گا۔ پھر سے کہا جائے گا اے محمد راٹھاؤ، کہو سناجائے گا، مانگو تم کو دیا جائے گا، سفارش کرو تمہاری سفارش قبول کی جائے گی، تو میں اپنا سراٹھاؤں گا اور اپنے رب کی وہ تعریف کروں گا جو وہ مجھے سکھائے گا، پھر میں سفارش کروں گا تو میرے لئے حد متعین کر دی جائے گی اور میں ان کو جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دوں گا۔ (بخاری مسلم)

اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے جو عبد اللہ بن الحارث سے مردی ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے محمد آپ کی امت کے بارے میں کیا کروں؟ آپ کیا چاہتے ہیں؟ تو میں کہوں گا! اے میرے رب تو ان کے حساب و کتاب میں جلدی کر دے۔

حساب و کتاب

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کو ان کے اعمال کے بارے میں خبر دینے کو حساب کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿إِنَّ إِلَيْنَا إِيَّاهُمْ، ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابًا لَهُمْ﴾ (الغاشیة: ۲۵-۲۶) (الغاشیة: ۲۵-۲۶) ہماری طرف انہیں لوٹا ہے اور ہمارے ہی ذمہ ان کا حساب ہے۔ حساب و کتاب شفاعت کے بعد ہو گا۔

اور حساب سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے روپ و کھڑا کر کے انہیں ان

اس سوال کو ان کے دلوں میں الہام کر دے گا) تو لوگ ہیں گے ہم لوگ اپنے رب سے سفارشی تلاش کریں تاکہ ہمیں اس جگہ (میدانِ محشر) سے نجات دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو لوگ آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ تمام مخلوق کے باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا اور آپ میں اپنی روح پھونکی اور فرشتوں کو سجدہ کا حکم دیا تو انہوں نے آپ کا سجدہ کیا، آپ ہمارے لئے اپنے رب کے پاس شفاعت کریں تاکہ ہمیں ہماری اس پریشانی سے نجات دے تو آدم علیہ السلام فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ اور اپنی اس غلطی کو یاد کریں گے جو انہوں نے کی تھی۔ جس کی وجہ سے اپنے رب سے شرم محسوس کریں گے لیکن تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ سب سے پہلے رسول ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے دنیا میں بھیجا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، تو وہ لوگ نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے، نوح بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنے گناہ کو یاد کر کے اس کی وجہ سے اپنے رب سے شرم محسوس کریں گے (اور کہیں گے) کہ تم لوگ ابراہیم کے پاس جاؤ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنیا تو لوگ ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو وہ بھی کہیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنا کیا ہوا قصور یا دکر کے اپنے رب سے شرم محسوس کریں گے اور فرمائیں گے کہ تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جن سے اللہ نے بر اہ راست کلام کیا اور تورات جیسی مقدس کتاب عطا کی تو لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام بھی فرمائیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں اور اپنی غلطی کو یاد کر کے سفارش کرنے سے شرم محسوس کریں گے اور کہیں گے کہ تم لوگ عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ جو اللہ کی روح اور اس کے کلمہ ہیں تو لوگ عیسیٰ کے پاس آئیں گے تو وہ بھی مغدرت کر دیں گے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں (اور حکم دیں گے) کہ تم لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ، وہ ایسے بندے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادیا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تو لوگ ہمارے پاس

اللہ نے فرمایا: ﴿وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَئِنَّ شُرَكَائِي الَّذِينَ كُنْتُمْ تَرْعَمُونَ﴾
(القصص: ٦٢)

اور جس دن اللہ تعالیٰ کافروں کو پکارے گا اور فرمائے گا وہ کہاں گئے جن کو تم میرا شریک سمجھتے تھے اور کافر لوگ اپنے اپنے عمل کے مطابق ایک دوسرے سے متفاوت مختلف ہوں گے کیونکہ جہنم کے مختلف طبقے ہیں ان میں سے بعض بعض کے نیچے ہے اور آدمی کافر اور سرکشی جتنی ہی زیادہ ہوگی اتنا ہی اس کا عذاب سخت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کافروں پر بہت سارے گواہ قائم کرے گا۔

جیسا کہ فرمایا: ﴿وَلَا تَعْمَلُونَ مِنْ عَمَلٍ إِلَّا كُنَّا عَلَيْكُمْ شُهُودًا إِذْ تُفْيِضُونَ فِيهِ﴾
(یونس: ٦١)

اور تم لوگ کوئی بھی کام کرو جب تم اس میں لگے رہتے ہو تو ہم تم کو دیکھتے رہتے ہیں تو ان پر گواہوں میں سب سے بڑا گواہ ان کا رب پیدا کرنے والا ہے نیز وہ خالق لوگوں کو بھی ان پر گواہ بنائے گا۔ اسی طرح زمین، رات، دن، مال و جائد اور فرشتے اور انسان کے جسم کے تمام اعضاء گواہوں میں سے ہیں۔

فرمان باری ہے: ﴿فَوَرِبِّكَ لَنَسأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ، عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ (الحجر: ٥٣-٥٤)
تو قسم ہے تیرے مالک کی ہم ان سب سے (ان کا موس کی) پرسش کریں گے جو وہ (دنیا میں) کرتے تھے۔ اور انسان سے چار چیزوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ اس کی عمر، اس کی جوانی، اس کے مال اور اس کے علم کے بارے میں اور اس نعمت کے بارے میں جس سے وہ اطف اندوز ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ثُمَّ لَتُسَأَلُنَّ يَوْمَئِنِ عَنِ النَّعِيمِ﴾ (التکاثر: ٨)
پھر تم سے اس دن (دنیا کی) نعمتوں کے بارے میں ضرور پوچھا جائے گا۔ نیز عہد و پیان، آنکھ، کان اور دل و دماغ کے بارے میں بھی پوچھا جائے گا۔

کے کئے ہوئے اعمال اور کہے ہوئے اقوال اور وہ اپنی دنیوی زندگی میں ایمان، کفر، استقامت اور انحراف میں سے جس حالت پر تھے اس کے بارے میں بتائے گا۔

جس وقت لوگ حساب کے لئے بلائے جائیں گے تمام امتیں گھٹنوں کے بل بیٹھ جائیں گی اس کی تصویر قرآن نے یوں گھنچی ہے:
﴿وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَاهِيَّةً كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَى إِلَىٰ كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (الجاثیة: ٢٨)

(قیامت کے دن پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم) تو ہر ایک امت کو گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوئے دیکھے گا، ہر امت اپنا اعمال نامہ دیکھنے کے لئے بلائی جائے گی (اور اس سے کہہ دیا جائے گا) تم جیسا کام کرتے رہے ویسا ہی بدله پاؤ گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿هَلْ يَنْظُرُونَ إِلَّا أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِنَ الْغَمَامِ وَالْمَلَائِكَةُ وَقُضَى الْأَمْرُ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ﴾ (البقرة: ٢٠)

کیا یہ لوگ اس انتظار میں ہیں کہا اللہ تعالیٰ بادلوں کے چھپر لگائے ہوئے فرشتوں کو ساتھ لئے ہوئے ان کے پاس آجائے اور جو ہونا ہے ہو جائے اور سب کام اللہ ہی کے سامنے پیش ہوں گے اور یہ اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کی آمد کا عظیم موقف ہوگا۔

اور اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو جن کے محاسبہ کے لئے اپنا محلہ قائم کیا ہے لائے گا اور وہ لوگ صفت بصف اپنے رب پر پیش ہونے کے لئے کھڑے ہوں گے۔

﴿وَعَرِضُوا عَلَىٰ رَبِّكَ صَفَّا﴾ (الکھف: ٣٨)
اور وہ لوگ آپ کے رب پر صفت بصف پیش ہوں گے۔

کافروں کا محاسبہ ان کی زجر و تحشی اور ان پر جدت قائم کرنے کے لئے ہوگا۔

جس کو اس کا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں ملے گا اس سے تو آسانی سے حساب لیا جائے گا اور وہ خوش اپنے گھروالوں کے پاس (جو جنت میں ہونگے) لوٹ جائے گا اور جس کو اس کا اعمال نامہ اس کی پیٹھ کے پچھے سے ملے گا (باکیں ہاتھ میں) تو وہ موت کو پارے گا اور دوزخ میں جا پڑے گا۔

نامہ اعمال لینے کا طریقہ

۱- مومن آدمی اپنا اعمال نامہ اپنے داہنے ہاتھ سے آگے سے لے گا اور وہ جب اس سے باخبر ہوگا (پڑھے گا) تو مسرور اور خوش ہو جائے گا۔ مومن کی اس کیفیت کو بیان کرتے ہوئے اللہ نے فرمایا: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَا وُمْ ا قْرَءُوا كِتابِيَّهُ، إِنِّي ظَنَنْتُ أَنِّي مُلَاقٍ حِسَابِيَّهُ، فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَّهُ، فِي جَنَّةٍ عَالِيَّهُ، قُطُوفُهَا دَانِيَّهُ، كُلُوا وَاشْرُبُوا هَبِيَّهُ، مَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْحَالِيَّهُ﴾ (الحاقة: ۲۹-۳۰)

جس کا اعمال نامہ اس کے باکیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ (خوش خوشی لوگوں سے) کہے گا لوز رامیرا نامہ اعمال تو پڑھو مجھے دنیا میں یقین تھا کہ (ایک دن) مجھ کو حساب دینا ہوگا پھر تو وہ بڑے آرام کی زندگی میں اوپر باغ میں رہے گا جس کے میوے بھکے ہوں گے، ایسے لوگوں سے کہا جائے گا کہ تم نے جو (نیک) کام اگلے دنوں میں (دنیا میں) کئے تھے ان کے بدلتے (آج) مزے سے کھاؤ پیو، چین کرو)

۲- کافر اور منافق اپنے اپنے اعمال نامے اپنے باکیں ہاتھ سے اپنے پیٹھ کے پچھے سے لے لیں گے پھر وہ لوگ موت و ہلاکت کو پکاریں گے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کیفیت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ أُوتِ كِتابِيَّهُ، وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَّهُ، يَا لَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَّهُ، مَا أَغْنَى عَنِي مَالِيَّهُ، هَلَكَ عَنِي سُلْطَانِيَّهُ، خُذْلُهُ فَعُلُوَّهُ، ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُوَّهُ﴾ (الحاقة: ۳۱-۳۵)

اور جس کا اعمال نامہ اس کے باکیں ہاتھ میں دیا جائے گا وہ (افسوں سے) کہے گا کاش میرا اعمال

مومن کو اللہ تعالیٰ تھائی میں لے جائے گا تو وہ مومن اللہ سے اپنے گناہوں کا اقرار و اعتراف کر لے گا یہاں تک کہ جب مومن اپنی ہلاکت کا یقین کر لے گا تو اللہ تعالیٰ اس سے کہہ گا، میں نے تم پر دنیا میں ان گناہوں کی پردہ پوٹی کی اور آج میں تمہارے لئے ان گناہوں کو معاف کرتا ہوں۔ لیکن کافر و منافق کو اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے بلائے گا اور لوگوں کے سامنے ان کا محاسبہ ہوگا۔

حساب و کتاب تمام لوگوں کا ہوگا سوائے ان لوگوں کے جن کو نبی اکرم ﷺ نے مستثنی فرمادیا ہے اور وہ ستر ہزار ہیں انہیں میں سے عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ ہیں اور وہ لوگ ہیں جو جھاڑ پھونک نہیں کرتے، جلنے کئٹے پر داغتے نہیں، برافال نہیں لیتے اور اپنے رب ہی پر بھروسہ کرتے ہیں۔

سب سے پہلے امت محمدیہ کا حساب و کتاب ہوگا تو ہم لوگ سب سے آخری امت ہیں اور ہم لوگوں کا سب سے پہلے محاسبہ کیا جائے گا اور حقوق اللہ میں سب سے پہلے بندہ کا محاسبہ نماز کے بارے میں ہوگا اور سب سے پہلے لوگوں کے درمیان قتل کا فیصلہ ہوگا۔

نامہ اعمال کی تقسیم

حساب و کتاب کے دوران ہر بندے کو اس کی دنیوی زندگی میں کئے ہوئے تمام اعمال پر مشتمل ایک مکمل جسٹرڈیا جائے گا جسے نامہ اعمال کہتے ہیں اس صحیفہ کے اندر تمام اعمال گن گن کر لکھے جا چکے ہیں جن کو فرشتوں نے عمل کرنے والوں پر لکھا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ، فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا، وَيَنْقَلِبُ إِلَى أَهْلِهِ مَسْرُورًا، وَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتابَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ، فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُورًا، وَيَصْلَى سَعِيرًا﴾ (انشقاق: ۱۲-۱۳)

میزان (ترازو)

میزان اس ترازو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بندوں کے اعمال کو وزن کرنے کے کیلئے رکھے گا۔ اس سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَنَصْعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَلِيَّةِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا﴾ (الأنبياء: ٢٤) اور قیامت کے دن ہم ٹھیک ترازو رکھیں گے پھر کسی شخص پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا۔ میزان صرف بندوں کے اعمال کو وزن کرنے کے لئے ہوگی یہ حساب و کتاب کے بعد ہوگا اور وزن بدلتے لئے ہوگا اور یہ محاسبہ کے بعد ہوگا اور محاسبہ اعمال کا اندازہ لگانے کیلئے ہوگا۔ میزان حقیقت میں دو پلڑی والا ترازو ہوگی اگر آسمان وزمین بھی اس میں وزن کیا جائے تو اس کے لئے کافی ہوگی حالانکہ یہ بہت باریک ترازو ہوگا۔

اللہ نے فرمایا: ﴿وَنَصْعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَلِيَّةِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَاهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ﴾ (الأنبياء: ٢٥) اور ہم قیامت کے دن ٹھیک ترازو رکھیں گے پھر کسی پر ذرا بھی ظلم نہ ہوگا اور جو رائی کے دانے کے برابر (کسی کا عمل) ہوگا ہم اس کو بھی حاضر کریں گے اور ہم حساب کرنے کیلئے کافی ہیں۔

آپ نے فرمایا: «يوضع الميزان يوم القيمة، فلو وزن فيه السماوات والأرض لو سعت، فتقول الملائكة: يارب لم يزن هذا؟ فيقول الله تعالى لم يشئت من خلقه، فتقول الملائكة: سبحانك ما عبادناك حق عبادتك» (سلسلة الأحاديث الصحيحة ٦٥٤/٢، المستدرک للحاکم ٨٢٩: ٢٩)

قیامت کے دن ترازو رکھا جائے گا اور آسمان وزمین کے وزن کیلئے بھی کافی ہوگا تو فرشتے کہیں گے، اے رب کس کیلئے یہ ترازو (وزن) کرے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری مخلوق میں جس کے لئے تم چاہو، پس فرشتے کہیں گے اے اللہ ہم تیری تسبیح کرتے ہیں ہم نے جتنا تیرا حق تھا تی

نامہ مجھ کو نہ ملتا اور مجھ کو اپنے حساب کی خبر نہ ہوتی کاش اگلی موت میرا کام تمام کر دیتی (ہائے افسوس) میری دولت مجھے کچھ کام نہ آئی میری حکومت خاک میں مل گئی (حکم ہوگا) اس کو پکڑو (باندھلو) لگے میں طوق ڈالو، پھر دوزخ میں ڈھکیل دو۔

میدان قیامت بڑا ہولناک ہوگا

عاشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کیا آپ (قیامت کے دن) اپنے اہل و عیال کو یاد فرمائیں گے، آپ نے فرمایا تین مقامات پر کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔

۱- اعمال نامہ کے وزن کے وقت، یہاں تک کہ وہ جان لے کہ اس کی میزان (ترازو) ہلکی ہوتی ہے یا بھاری؟

۲- نامہ اعمال کی تقسیم کے وقت، یہاں تک کہ وہ جان لے کہ اس کا اعمال نامہ اس کے دو نیں ہاتھ میں آتا ہے یا باکیں ہاتھ میں یا اس کی پیٹھ کے پیچے؟

۳- پل صراط کو پار کرتے وقت، جب وہ جہنم کی دونوں پشت پر رکھا جائے گا یہاں تک کہ اس کو پار کر لے۔ (سنن أبي داؤد کتاب السنۃ باب فی ذکر المیزان: ٥٥، ٦٣ / علامہ البانی رحمہ اللہ نے ضعیف الترغیب والترہیب میں اس حدیث پر ضعیف ہونے کا حکم لگایا ہے: ٢٠٨)

جس وقت بندوں کو ان کے اعمال نامے دے دیے جائیں گے اس سے کہا جائے گا۔ ﴿هَذَا كِتَابُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا نَسْتَدِسْخُ مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (الجاثیة: ٢٩)

یہ ہمارا دفتر ہے جو ٹھیک ٹھیک تمہارے کام بتلا رہا ہے کیونکہ تم جو (دنیا میں) کرتے تھے وہ ہم لکھواتے جاتے تھے۔

تیری عبادت نہیں کی ہے۔

رسول اکرم ﷺ نے (ان اعمال کے بارے میں جو ترازو و بھاری کر دیں گے) فرمایا:
”کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان إلی الرحمان
سبحان الله وبحمدہ سبحان الله العظیم“ (صحیح بخاری: ۶۸۶: صحیح مسلم: ۴۰۲۱)
و کلمے زبان پر بہت لہکے ہیں میزان میں دونوں بھاری ہیں، رحمان کو بہت محبوب ہیں:
سبحان الله وبحمدہ سبحان الله العظیم،

اور آپ نے فرمایا: ”الظہور شطر الإیمان، والحمد لله ملأ المیزان، وسبحان الله
والحمد لله مملآن أو مملأ ما بین السماوات والأرض“ (صحیح مسلم کتاب
الطہارۃ باب فضل الوضوء: ۵۵۶)

طہارت نصف ایمان ہے، الحمد للہ میزان کو بھردے گا اور سبحان اللہ والحمد للہ دونوں آسمان و زمین
کے مابین کو بھردیں گے۔

نیز آپ کا فرمان ہے: ”إِن أثقل شيء في ميزان العبد يوم القيمة خلق حسن
وان الله ليبغض الفاحش البذىء“ (سنن ترمذی کتاب البر والصلة باب حسن
الخلق: ۲۰۰۱: صحیح الجامع: ۵۳۲)

روز قیامت سب سے وزن چیز جو بندہ کے ترازو میں رکھی جائے گی اخلاق
حسنہ (اچھے اخلاق) ہیں اور اللہ تعالیٰ الخش گوئی سے بغض رکھتا ہے اس کو امام ترمذی نے روایت کیا
ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

حدیث بطاقۃ: امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ نے اپنی سنن ترمذی میں عبد اللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ سِيَخْلُصُ رِجَالًا مِنْ أَمْتَى عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُنَشَّرُ لَهُ
تَسْعَةً وَتَسْعِينَ سَجْلًا، كُلُّ سَجْلٍ مُثْلِّ مَدِ الْبَصَرِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَتَنْكِرُ مِنْ هَذَا
شَيْئًا؟ أَظْلَمُكَ كَتَبْتِي الْحَافِظُونَ؟ فَيَقُولُ: لَا يَا رَبِّي، فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّزَ
فَيَقُولُ: لَا يَأْرِبْ فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى بَلِّي، إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، فَإِنَّهُ لَا ظُلْم
الْيَوْمِ، فَتَخْرُجُ بَطَاقَةً فِيهَا أَشْهَدُ أَنَّ لِإِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ، فَيَقُولُ: احْضُرْ وَزْنَكَ، فَيَقُولُ يَا رَبِّي مَا هَذَا الْبَطَاقَةُ مَعَ هَذَا
السَّجَلَاتِ؟ فَيَقُولُ فِإِنَّكَ لَا تَظْلَمُ فَتَوَضَّعُ السَّجَلَاتِ فِي كَفَةٍ، وَالْبَطَاقَةُ فِي
كَفَةٍ، فَطَأَشَتِ السَّجَلَاتُ وَثَقَلَتِ الْبَطَاقَةُ، وَلَا يَثْقَلُ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْءٌ“
(سنن ترمذی کتاب الإیمان باب ماجاء فیمن یموت و هو یشهد أَنَّ لِإِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ: ۲۶۳۹: صحیح
الترغیب والترہیب: ۱۵۳۳)

بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لوگوں کے سامنے میری امت میں سے ایک آدمی کو نجات
دے گا تو اس آدمی کے دنیاوی اعمال کے ریکارڈ کے ۹۹ رجسٹر پھیلادیئے جائیں گے ہر جسٹر کی
لبائی چوڑائی تاحد زگاہ ہوگی (یعنی ایک جسٹر کی لمبائی چوڑائی اتنی ہوگی جہاں تک آدمی کی نگاہ
پہنچے) پھر اللہ تعالیٰ کہہ گا کیا تم ان میں سے کچھ بھی انکار کرتے ہو؟ کیا تم پر میرے حفاظ
محررین نے ظلم کیا ہے؟ تو وہ بندہ کہہ گا نہیں اے میرے رب، پھر اللہ کہہ گا کہ کیا تمہارے
پاس کوئی غذر ہے؟ تو وہ بندہ کہہ گا نہیں اے میرے رب، تب اللہ تعالیٰ کہہ گا کیوں نہیں
ہمارے پاس تمہاری ایک نیکی ہے، آج کے دن تم پر ظلم نہیں ہو گا تو ایک ایسا
بطاقہ (کارڈ) نکالا جائے گا جس میں کلمہ شہادت ”أَشْهَدُ أَنَّ لِإِلَهٍ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ“ ہو گا، تو اس موقع پر اللہ تعالیٰ حکم دے گا تم اپنے اعمال کے وزن کے
پاس حاضر ہو (تم اپنے وزن و دیکھو) تو وہ بندہ کہہ گا اے رب ان رجسٹروں کے مقابلے اس

۷۔ امت محمدیہ کے بعض افراد حوض پر آئیں گے تو انہیں (اللہ کی طرف سے) روک دیا جائے گا تو بنی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کہیں گے، اے میرے رب یہ میرے اصحاب و امتی ہیں تو آپ سے کہا جائے گا جو کچھ ان لوگوں نے آپ کے بعد بدعاں و خرافات ایجاد کر لی تھیں آپ نہیں جانتے ہیں۔ (مشق علیہ)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ آپ نے فرمایا:

إِنْ حَوْضًا أَبْعَدَ مِنْ إِيلَةً (مَدِينَةُ الْعَقْبَةِ بِالْأَرْدَنْ) مِنْ عَدْنَ لَهُ أَشْدَبِيَّاً ضَرَا
مِنَ الشَّلْجِ وَأَحْلِي مِنَ الْعَسْلِ بِاللَّبَنِ، وَلَا نِيَّتَهُ أَكْثَرُ مِنْ عَدْدِ النَّجُومِ، وَإِنِّي
لِأَصْدِ النَّاسِ عَنْهُ كَمَا يَصْدُ الرَّجُلُ إِبْلِ النَّاسِ عَنْ حَوْضِهِ، قَالَوا: يَا رَسُولَ
اللَّهِ! أَتَعْرَفُنَا يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «نَعَمْ لِكُمْ سِيمَاءً» (علامہ)
لِيَسْتَ لِأَحَدٍ مِنَ الْأَمْمَ، تَرْدُونَ عَلَى غَرَّ مَحْجَلَيْنِ مِنْ أَثْرِ الْوَضُوءِ» (رواہ مسلم کتاب الطهارة بباب
استحباب اطالة الغرة والتجمیل: ۶۰۳)

میرا حوض مقام ایلہ وعدن سے زیادہ دور ہے (ایلہ اردن میں ایک شہر کا نام ہے) مراد اس سے یہ ہے کہ مدینہ سے ایلہ وعدن تک جتنی مسافت ہے اتنا بڑا میرا حوض ہے اور وہ برف سے زیادہ سفید اور شہد و دودھ سے زیادہ میٹھا ہے اور اس کے برتن ستاروں سے زیادہ ہیں اور یقیناً میں اس حوض سے لوگوں کو ایسے ہی روکوں گا جیسا ایک آدمی لوگوں کے اوٹ کو اپنے حوض سے منع کرتا ہے۔

صحابہ کرام نے کہا اے اللہ کے رسول کیا آپ اس دن ہم لوگوں کو پہچان لیں گے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا، ہاں! تم لوگوں کے پاس ایسی نشانی ہو گی۔ تم لوگ حوض پر ہمارے پاس وضو کے اثر سے پچکیانی گھوڑے کے مانند آؤ گے۔

اصحیح مسلم کی دوسری روایت انس بن نبی سے مردی ہے کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
”تَرِی فِيهِ أَبَارِيقَ الذَّهَبِ وَالْفَضَّةِ كَعَدْدِ نُجُومِ السَّمَاءِ“ (اصحیح مسلم کتاب

کارڈ کا کیا وزن ہے؟ تو اللہ تعالیٰ کہے گا! تم پر ظلم نہیں کیا جائے گا تو تمام رجسٹر ایک پلٹرے میں رکھ دیئے جائیں گے اور وہ بطاقد (کارڈ) جس میں فلمہ شہادت ہے ایک پلٹرے میں، تو تمام رجسٹروں کا پلٹر اٹھ جائے گا اور کارڈ کا پلٹر ابھاری ہو جائے گا اور اللہ کے نام کے ساتھ کوئی بھی چیز بھاری نہیں ہو سکتی۔ (جامع الاصول ۱۰/ ۲۵۹)

مذکورہ کتاب کے محقق نے حدیث مذکورہ کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔

حوض کوثر کی بعض صفات

اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندے محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کو شانِ حوض عطا کر کے ان کی تکریم و تعظیم فرمائے گا۔ اس حوض کی بعض صفات و خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:

- ۱۔ اس حوض کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ شیریں ہے۔

۲۔ اس کی خوشبو میش و عنبر سے زیادہ اچھی اور اس کے پیالے آسمان کی ستاروں کے برابر ہوں گے۔

- ۳۔ اس حوض کا پانی اس نہر کوثر سے آئے گا جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کو دیا ہے۔

۴۔ اس حوض سے امت محمدیہ پئے گی، جو شخص اس سے ایک بار پی لے گا اس کے بعد کبھی بیسا نہ ہو گا۔

- ۵۔ اس حوض کی لمبائی اور چوڑائی ایک ماہ کی مسافت ہے (یعنی جتنی دور آدمی ایک ماہ میں پیدل چل سکتا ہے) اور اس کے چاروں کنارے برابر ہیں۔

۶۔ ہر بُنیٰ کیلئے حوض ہو گا لیکن نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کا حوض سب سے بڑا ہو گا جیسا کہ آپ نے فرمایا:
”إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوْضًا وَأَنْهُمْ لِيَتَبَاهُونَ أَيْهُمْ أَكْثَرُ وَارِدَةٍ وَأَنِّي أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرُهُمْ وَارِدَةً“ (رواہ الترمذی کتاب صفة القيامة بباب ماجاء في صفة الحوض: ۲۲۲۳)

بے شک ہر بُنیٰ کے لئے حوض ہو گا اور تمام نبی آپس میں فخر کریں گے کہ ان میں سے کس کے حوض پر لوگ زیادہ آئیں گے اور بے شک میں پر امید ہوں کہ میرے حوض پر تمام نبیوں کے حوض سے زیادہ لوگ آئیں گے۔

کہ تم اس حوض میں آسمان کے ستاروں کی تعداد کے مانند سونے و چاندی کے چھاگل (پیالے) پاؤ گے۔

پھر مومنین اپنے رب کی پیروی کریں گے اور ان کیلئے پل صراط نصب کر دیا جائے گا
نیز مومنین کو ان کا نور دے دیا جائے گا اور وہ لوگ پل صراط پر چلیں گے اور منافق کا نور گل
ہو جائے گا۔

امام بخاری مسلم نے اپنی صحیح میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روایت باری تعالیٰ کے سلسلے میں صحابہ کرام کے سوال کے جواب میں فرمایا:
”هل تضارون في القبر ليلة القدر ليس دونه سحاب؟ قالوا: لا يارسول الله.
قال فأنكم ترونـه يوم القيـامـه: كذلك يجـمع الله الناس، فيـقولـ: من كان يعبد شيئاً فليـتبعـهـ فـيـتـبعـهـ من كان يعبد الشـمـسـ وـيـتـبعـهـ من كان يعبد الـقـمـرـ وـيـعـبـدـ من كان يعبد الطـاغـيـتـ وـتـبـقـيـ هـذـهـ الـأـمـةـ فـيـهـاـ مـنـافـقـوـهـاـ،ـ فـيـاتـيـهـمـ اللـهـ فـيـ غـيـرـ الصـورـةـ الـتـيـ يـعـرـفـونـ،ـ فـيـقـولـ:ـ أـنـاـ رـبـكـمـ فـيـقـولـونـ:ـ نـعـوذـ بـالـلـهـ مـنـكـ،ـ هـذـاـ مـكـانـاـ حـتـىـ يـاتـيـنـاـ رـبـنـاـ،ـ فـإـذـاـ أـتـاـنـاـ رـبـنـاـ عـرـفـنـاـ،ـ فـيـاتـيـهـمـ اللـهـ فـيـ الصـورـةـ الـتـيـ يـعـرـفـونـ،ـ فـيـقـولـ أـنـاـ رـبـكـمـ،ـ فـيـقـولـونـ أـنـتـ رـبـنـاـ فـيـتـبعـهـ وـيـضـرـبـ جـسـرـ جـهـنـمـ،ـ قـالـ رـسـوـلـ اللـهـ صـلـیـ اللـهـ عـلـیـهـ وـسـلـمـ:ـ فـاـ كـوـنـ أـوـلـ مـنـ يـجـیـزـ وـدـعـاءـ الرـسـلـ يـوـمـنـدـ:ـ اللـهـمـ سـلـمـ سـلـمـ،ـ وـبـهـ كـلـلـیـبـ مـثـلـ شـوـكـ السـعـدـانـ،ـ اـمـاـ رـأـيـتـمـ شـوـكـ السـعـدـانـ؟ـ قـالـوـاـ بـلـ يـاـ رـسـوـلـ اللـهـ،ـ قـالـ فـإـنـهـاـ مـثـلـ شـوـكـ السـعـدـانـ،ـ غـيرـ أـمـهـاـ لـاـ يـعـلـمـ قـدـرـ عـظـمـهـاـ إـلـاـ اللـهـ،ـ فـتـخـطـفـ النـاسـ بـأـعـالـمـهـ،ـ مـنـهـمـ الـمـوـبـقـ بـعـمـلـهـ،ـ وـمـنـهـمـ الـمـخـرـدـلـ ثـمـ يـنـجـوـ...ـ“ـ (صـحـيـحـ بـخـارـيـ:ـ ٢٢٢ـ،ـ صـحـيـحـ)
سـلـمـ (٣٦٩ـ)

کیا تم لوگ چودھویں کارات کا چاند جب کہ اس پر بدی نہ ہو دیکھنے میں پریشانی محسوس کرتے ہو؟ صحابہ نے کہا نہیں اے اللہ کے رسول، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ اس (اللہ) کو روز

مومنین کا امتحان

ایام محشر کے آخر دن تمام بندے اکٹھا کئے جائیں گے اور یا تو وہ جنت کی طرف لے جائے جائیں گے یا جہنم کی طرف، لیکن کافروں میں سے ہر امت اس معبد کے پیچے چلے گی جس کی وہ دنیا میں عبادت کرتے تھے۔ تو سورج کے پرستار سورج کے پیچے چلیں گے اور کفار اگلے پیر کٹھے ہوئے جانور کے مانند گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہائکے جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى جَهَنَّمَ زُمَرًا﴾ (الزمآن: ١٤) اور کافر گروہ در گروہ جہنم کی طرف ہائک دیئے جائیں گے یا اپنے منہ کے بل (اوہنے منہ) ہائک جائیں گے۔

﴿الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَى وُجُوهِهِمْ إِلَى جَهَنَّمَ﴾ (الفرقان: ٣٣) (اور یہ کافر لوگ ہیں) جو اپنے منہ کے بل دوزخ کی طرف ہائکے جائیں گے۔ اب صرف مومنین باقی رہیں گے نیز انہیں مومن میں منافقین بھی ہو گئے تو ان کے پاس اللہ تعالیٰ تشریف لائے گا اور ان سے فرمائے گا کہ تم لوگ کس کا انتظار کر رہے ہو؟ وہ لوگ کہیں گے کہ اپنے رب کے منتظر ہیں تو جب اللہ تعالیٰ کو پیچاں لیں گے اور سجدہ ریز ہو جائیں گے البتہ منافقین سجدہ نہ کر سکیں گے جیسا کہ اللہ نے فرمایا:

﴿يَوْمَ يُكَشَّفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَونَ إِلَى السُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ﴾ (القلم: ٣٢) جس دن حق تعالیٰ کی پنڈلی کھوئی جائے گی اور لوگ سجدے کیلئے بلائے جائیں گے تو (منافق) سجدہ نہ کر سکیں گے۔

گے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَأَرِدُهَا﴾ (مریم: ۱) ”اور تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو اس پر سے نہ گزرے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس پلی صراط کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”مدحضة مزلة علیها خطاطیف و کلالیب و حسکة مفلطحة لها شوکة عقیفاء تكون بنجدى قال لها السعدان“ (رواہ البخاری کتاب التوحید باب قول اللہ تعالیٰ (وجوهہ يومئذ ناضرة إلى ربه أنا نظرةٌ: ۲۳۹)) وہ پھسلنے والا ہے (یعنی اس پر قدم پھسلتا ہے رکتا نہیں) اس پر آنس کے مانند ایک قسم کا ٹیڑھا لوہا ہے جس سے کسی چیز کو اچک لیا جاتا ہے جو سعدان کا نئے کے مانند چوڑا امڑا ہوا ہوگا (اس کو بخاری نے روایت کیا ہے)۔

اور صحیح مسلم میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مرودی ہے انہوں نے کہا:

”بلغني أنه أدق من الشعرو أحد من السيف“

کہ مجھے (یہ بات پہنچی ہے) کہ وہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہے۔
کفار کے جہنم میں داخل ہو جانے کے بعد اس پلی صراط پر صرف مونین اور متفقین گزریں گے، ورود کی دو قسمیں ہیں۔

۱- جہنم پر کفار کا ورود (آن) اور یہ ورود دخول ہے، اللہ نے فرمایا:
 ﴿يَقُدُّمُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَأَوْرَدَهُمُ النَّارَ وَبَئْسَ الْوِرْدُ الْمُؤْرُودُ﴾ (ہود: ۹۸)
وہ (فرعون) قیامت کے دن آگے آگے اپنی قوم کو لنے ہوئے دوزخ میں ان کو پہنچا دے گا اور برآگھاٹ ہے جس پر یہ لوگ پہنچیں گے۔

۲- موحدین مونین اور ورود، اس سے مراد پل صراط پر اپنے اپنے اعمال کے حساب سے ہر آدمی کو گزنا ہے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قیامت دیکھو گے اسی طرح اللہ تعالیٰ لوگوں کو اکٹھا کرے گا اور حکم دے گا جو جس کی (دنیا میں) عبادت کرتا تھا اس کے پیچے ہوئے تو سورج کے پرستار سورج چاند گا، اور طاغوتوں کے پرستار طاغوتوں کا پیچھا کریں گے اور صرف یہ امت (امت محمدیہ) باقی رہے گی اس میں اس امت کے منافق لوگ بھی رہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس شکل کے علاوہ میں آئے گا جس میں وہ لوگ اس کو پہچانیں گے اور کہے گا میں تم لوگوں کا رب ہوں تو لوگ کہیں گے (نعوذ باللہ منک) میں اللہ کے ذریعہ تجوہ سے پناہ مانگتا ہوں، یہ ہماری جگہ ہے ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا اور جب ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا تو ہم اسے پہچان لیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے پاس اس شکل میں آئے گا جس کو وہ لوگ پہچانتے ہیں کہے گا میں تم لوگوں کا رب ہوں تو لوگ جواب دیں گے تو ہمارا رب ہے اور لوگ اس کی پیروی کریں گے۔ اور جہنم کا پل رکھ دیا جائے گا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں سب سے پہلے اس کو پار کروں گا اور تمام رسول اس دن یہی دعا کریں گے ”اے اللہ سلامتی نازل فرما، اور اس پل پر سعدان (ایک بڑے زیادہ کائنات دار درخت کا نام ہے) کے کانٹے کے مانند سیرا مڑے ہوئے ہوئے ہوں گے (یعنی پل صراط پر کمان نما جس کا سر مردا ہوتا ہے خاص کر جس پر تصادب گوشش و غیرہ لیکاتے ہیں اس طرح دونوں جانب بہت سے لوہے لگے ہوں گے) کیا تم لوگوں نے سعدان کا کانٹا نہیں دیکھا ہے؟ صحابہ کرام نے کہا کیوں نہیں اے اللہ کے رسول، تو آپ نے فرمایا کہ وہ سیرا مڑے ہوئے ہوئے ہے سعدان کے کانٹے کے مانند ہوں گے۔ البتہ ان لوگوں کی لمبایی اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا ہے تو وہ لوہے لوگوں کو ان کے اعمال اور کرتوت کے حساب سے اچک لیں گے، ان میں سے بعض اپنے اپنے عمل کی وجہ سے ہلاک ہو جانے والے ہوں گے اور بعض کٹ کر گرجائیں گے پھر نجات پائیں گے اور وہ لوگ عاصی مون ہونگے۔

صراط جہنم پر اس پھیلے ہوئے پل کو کہتے ہیں جسے مونین پار کر کے جنت میں جائیں

الْكَوْكَبُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْرُ كَالْرَّيْحَ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْرُ كَالْأَطْرَفِ وَمِنْهُمْ مَنْ يَمْرُ كَشْدَ الرَّجْلِ وَيَرْمِلُ رَمْلًا فَيَمْرُونَ عَلَى قَدْرِ أَعْمَالِهِمْ حَتَّى يَمْرُ الذَّى نُورَة
عَلَى إِبْهَامِ قَدْمَهِ قَالَ يَجْرِي يَدَا وَيَعْلُقُ يَدَا وَيَعْلُقُ رَجْلًا وَتَضَرُّبُ جَوَانِبِهِ
النَّارِ قَالَ فَيَخْلُصُونَ فَإِذَا خَلُصُوا قَالُوا: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِى نَجَانَا مِنْكُمْ بَعْدَ
الَّذِى أَرَانَاكُمْ لَقَدْ أَعْطَانَا مَالَمْ يَعْطُ أَحَدٌ (المُسْتَدِرُكُ لِلْحَاكِمِ ٨٥١)

اللَّهُ تَعَالَى قِيَامَتْ كَيْ دَنْ لَوْگُوں کَوَاکِٹھَا كَرَے گا تو انْ مِنْ سَبْعَهُ لَوْگُوں گے جَنَّهِیں ان
كَيْ سَامِنَ پَهَائِرَ كَيْ مَانِذْ نُورِ دِيَاجَيَے گا اور انْ مِنْ سَبْعَهُ لَوْگُوں کَيْ سَوْرِ دِيَاجَيَے گا یا اور ان
مِنْ سَبْعَهُ لَوْگُوں کَيْ دَاهِنَهُ هَاتَھِ مِنْ کَھُجُورَ كَيْ مَانِذْ نُورِ دِيَاجَيَے گا اور بَعْضُ لَوْگُوں کَيْ دَاهِنَهُ هَاتَھِ
مِنْ اسْ سَبْعَهُ لَوْگُوں کَيْ دَاهِنَهُ هَاتَھِ مِنْ کَھُجُورَ كَيْ آخِرِي وَهُشْخُسْ ہو گا جِسْ کَيْ لَوْگُوں کَيْ پَاؤں کَيْ انْگُوُٹھِيِّ مِنْ
نُورِ دِيَاجَيَے گا یہاں تَکَ كَيْ آخِرِي وَهُشْخُسْ ہو گا وَهُشْخُسْ ہو گا وَهُشْخُسْ ہو گا وَهُشْخُسْ ہو گا اپَنَا قَدْمَ بُرْھَانَے گا اور
جِبْ بَجَھَ جَيَے گا وَهُكْھَرَا ہَوْجَيَے گا تو وَهُهُ اور دَوْسَرَے لَوْگُوں پَلْ صَرَاطِ تَلَوَارِ كَيْ طَرَحْ تَيْزِ پَھَسْلَنَے وَالا
ہے، انْ سَهْ کَاهَا جَيَے گا تَمَنُ لَوْگُوں اپِنِي روشنِيِّ کَيْ حَسَابَ سَهْ گَزْ رَجَاء وَتَوَانَ مِنْ سَبْعَهُ ستَارَوْں
کَيْ ٹُونِيِّ کَيْ مَانِذْ (جَلْدِي) گَزْرِيِّيِّ کَيْ اور انْ مِنْ سَبْعَهُ لَوْگُوں اور بَعْضُ پَلْكِ جَھَپَڪَنَے کَيْ مَانِذْ
گَزْرِيِّيِّ کَيْ، اور انْ مِنْ سَبْعَهُ لَوْگُوں آدمِيِّ كَيْ تَيْزِ دُوڑَنَے کَيْ مَانِذْ گَزْرِيِّيِّ کَيْ، انْ مِنْ سَبْعَهُ لَوْگُوں
اپَنِي اعْمَالَ كَيْ حَسَابَ سَهْ دَكَلِي چَالِ چَلِينَ گَيْ یہاں تَکَ كَوَهُ بَھِي گَزْرَ لَے گا جِسْ کَيْ قَدْمَ انْگُوُٹھِيِّ
مِنْ روشنِيِّ ہو گيِّ ايكِ هَاتَھِ گَرَجَيَے گا اور دَوْسَرَالثَّكَارِ ہے گا، ايكِ پَيرِ گَرَجَيَے گا اور دَوْسَرَالثَّكَارِ ہے گا اور
اسَ كَيْ تَنَامَ جَوَانِبَ كَوَآگَ لَاحِقَ ہَوْجَيَے گِي اسْ طَرَحْ لَوْگُوں نَجَاتَ پَاجَا گَيِّنَسْ كَيْ اور جِبْ نَجَاتَ
پَاجَا گَيِّنَسْ كَيْ تَوْكِينَ گَيِّ، ”تَمَامَ تَعْرِيفَ اسِي اللَّهِ كَيْلَيَّهُ ہے جِسْ نَيْ ہَمِينَ اپَنَا دِيدَارَ كَرَنَے كَيْ بَعْدَ
نَجَاتَ دَلَائِيِّ تَحْقِيقَ كَيْ اسَ نَيْ ہَمِينَ ايمِيِّ چِيزِ عَطاَ كَيِّ ہے كَسِيِّ كَوَوِيَا نَهِيِّنَ دِيَا۔

اللَّهُ تَعَالَى پَلْ صَرَاطَ پَرْ مُؤْمِنِينَ كَيْ گَزْرَنَے كَيْ مَنْظَرَكَشِيِّ اَنَّ الفَاظَ مِنْ كَرَتَاهِ:

”فِيْمَرِ الْمُؤْمِنُونَ كَطْرَفَ الْعَيْنِ وَكَالْبَرْقِ وَكَالْرَّيْحَ وَكَالْطَّيْرِ وَكَأْجَاوِيدِ الْخَيْلِ
وَالرَّكَابِ فَنَاجَ مُسْلِمٌ وَمُخْدُوشٌ مَرْسَلٌ وَمَكْدُوشٌ فِي نَارِ جَهَنَّمَ“ (صَحِيحُ
مُسْلِمٌ كَتَابُ الإِيمَانِ بَابُ مَعْرِفَةِ طَرِيقِ الرَّؤْيَا: ١، ٢)
مُؤْمِنِينَ پَلْ جَھَپَڪَتَهُ بَلْجِلِي، ہَوَا، چِيَا، عَمَدَهُ گَھُوڑَے اور سَوارَ كَيْ مَانِذْ گَزْرِيِّيِّ گَيِّ اور يَتِينَ قَسْمَ كَيْ
ہَوَيَ گَيِّ۔ اِيكِ مَكْمُلَ نَجَاتَ پَانَے والَّتِيْحِ وَسَالِمٌ ہَوَيَ گَيِّ، دَوْسَرَے خَرَاشِ زَدَهُ لَكَنَّ ہَوَيَ ہَوَيَ
گَيِّ۔ اُور تَسِيرَے وَهُلَوْگُ ہَوَيَ گَيِّ جَهَنَّمَ مِنْ كَثْ كَرْ كَرْ جَائِئِيِّنَ گَيِّ۔

اللَّهُ تَعَالَى پَرْ هَيْزَ گَارِلَوْگُوں کَوَلَپِ صَرَاطَ سَهْ نَجَاتَ دَلَائِيِّ گَا۔ جِيسَا كَفَرَ مَانَ بَارِيِّ تَعَالَى ہے:
﴿ثُمَّ نُنْجِي الَّذِينَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظَّالِمِينَ فِيهَا چِيشِيًّا﴾ (مَرِيمٌ: ٤٢)
پَھَرْ پَرْ هَيْزَ گَارِلَوْگُوں کَوَهُمْ دَوْزَخَ سَهْ نَجَاتَ دَلَائِيِّ گَيِّ اور كَافِرَوْلَوْگُوں کَيْ بَلْ پَڑَيَ
رَهَنَيَ دَلَائِيِّ گَيِّ۔

شارِح طَحاوِيِّ فِيْرَمَاتَهِ ہَيِّنَ كَه اسْ مَقَامَ پَرْ مَنَافِقِيِّ مُؤْمِنِينَ سَهْ جَدا ہَوْجَائِيِّنَ گَيِّ اور انْ
سَهْ پَيْچَھَهُ رَهَ جَائِيِّنَ گَيِّ مُؤْمِنِينَ انْ پَرْ سَبَقَتَ لَے جَائِيِّنَ گَيِّ اور مُؤْمِنِينَ كَيْ درَمِيَانَ
اِيَّا شَهَرَ پَنَاهِ (دِيَارِ) حَائِلَ كَرَدَيَا جَيَے گا جَوَ مَنَافِقِيِّ وَمُؤْمِنِينَ تَكَ پَھَوْنَچَنَے سَهْ روَكَ دَے
گَا۔ (اِمام حَامِمَ نَيْ مَنْدَرِكَ مِنْ روَايَتِيِّ ہے۔)

يَجْمَعُ اللَّهُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى أَنْ قَالَ: فَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطَى نُورَةً مِثْلَ الْجَبَلِ
بَيْنَ يَدِيهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطَى نُورَةً فَوْقَ ذَلِكَ زَمْنَهُمْ مَنْ يُعْطَى نُورَةً مِثْلَ
النَّخْلَةِ بِيَمِينِهِ وَمِنْهُمْ مَنْ يُعْطَى نُورَةً دُونَ ذَلِكَ بِيَمِينِهِ حَتَّى يَكُونَ اخْرَذَلِكَ مِنْ
يُعْطَى نُورَةً فِي إِبْهَامِ قَدْمَهِ، يَضْعِفُ عَمَرَهُ وَيَطْفَئُهُ مِرَّهُ إِذَا اضَاءَ قَدْمَهُ، إِذَا اطْفَئَ
قَادَ، قَالَ: فِيْمَرُ وَبِرُونَ عَلَى الصَّرَاطِ، وَالصَّرَاطُ كَحدِ السَّيْفِ دَحْضُ مَزْلَهُ،
فِيْقَالَ لَهُمْ: امْضُوا عَلَى قَدْرِ نُورِكُمْ، فَمِنْهُمْ مَنْ يَمْرُ كَانْقَضَاضَ

اور نہ دوسراے کافروں سے، تمہارا لٹھکا نہ دوزخ ہے اور وہ ہی تمہارا رفیق ہے اور وہ بڑی جگہ ہے۔

جہنم

کافر لوگ جہنم میں داخل ہوں گے البتہ مونین اور منافقین پل صراط کی جانب متوجہ ہوں گے۔

جہنم میں سات دروازے ہیں دنیا کی آگ کی بُسبُت جہنم کی آگ کی گرمی و پیش ستر گناز یاد ہے۔

جہنمیوں کے حالات

کافر کے دونوں کندھوں کے درمیان کا فاصلہ تیز سوار کے تین دن کی مسافت کے برابر ہے (یعنی جتنی دور ایک تیز سوار تین دن میں جاسکتا ہے اتنی چوڑائی کافر کے دونوں کندھوں کی کردی جائے گی) اور کافر کے داڑھ جبل احد کے مانند ہوگی اور کافر کے چڑے کی موٹائی تین دن کی مسافت کے برابر ہوگی (یعنی کافر کے جسم کا چڑا اتنا موٹا کر دیا جائے گا کہ جتنی مسافت آدمی تین دن میں طے کر سکتا ہے)

جہنمیوں کا کھانا اور پانی

پینے کیلئے گرم پانی ہو گا اور گرم پانی ان کے سروں پر انڈیلا جائے گا جوان کے پیٹ تک سراست کر جائے گا اور ان کے دونوں قدم کو چھید کر پار کر جائے گا پھر وہ قدم ویسے کر دیا جائے گا جیسے تھا۔

اور اگر تھوڑا (جہنم کے ایک درخت کا نام ہے) کا ایک قطرہ دنیا میں گرجائے تو اہل زمین کی روزی کوتباہ کر دے جہنمیوں کا کھانا جہنمیوں کی پیپ اور خون ہو گا یعنی جو پیپ و خون جہنمیوں کے

﴿يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ يَسْعَى نُورُهُمْ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ بُشِّرَا كُمُ الْيَوْمَ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ذَلِكُ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ، يَوْمَ يَقُولُ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُنَافِقَاتُ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْظُرُوهُنَّا نَقْتَبِسُ مِنْ نُورِكُمْ قِيلَ أَرْجِعُوا وَرَاءَكُمْ فَإِنْ تَمِسُوا نُورًا فَضِّرِبَ بَيْنَهُمْ بِسُورٍ لَهُ بَابٌ بَاطِنُهُ فِيهِ الرَّحْمَةُ وَظَاهِرُهُ مِنْ قِبَلِهِ الْعَذَابُ، يُنَادُونَهُمْ أَلَمْ نَكُنْ مَعَكُمْ قَالُوا بَلَى وَلَكِنَّكُمْ فَتَنَنْتُمْ أَنفُسَكُمْ وَتَرَبَصْنَمْ وَأَرْتَبَنْتُمْ وَغَرَثَنْتُمُ الْأَمَانِيَّ حَقَّ حِجَاءً أَمْرُ اللَّهِ وَغَرَّ كُمْ بِاللَّهِ الْغَرُورُ، فَالْيَوْمَ لَا يُؤْخَذُ مِنْكُمْ فِدْيَةٌ وَلَا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا مَأْوَاكُمُ النَّارُ هِيَ مَوْلَاكُمْ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ﴾ (الحدید: ۱۲-۱۵)

جس دن (اے پیغمبر) تو ایماندار مردوں اور ایماندار عورتوں کو دیکھے گا ان (کے ایمان) کا نور ان کے آگے اور ان کی داہنی طرف (پل صراط پر) دوڑتا جاتا ہو گا (فرشتہ ان سے کہتے جائیں گے) آج تم کو خوشخبری ہے ان باغوں میں جانا جن کے تلنے نہیں بہری ہیں، سدا انہیں میں رہو گے، یہی تو بڑی کامیابی ہے جس دن منافق مرد اور منافق عورتیں ایمانداروں سے کہیں گے (ذراتو ہٹھرو) ہم کو آنے والہم بھی تمہاری روشنی سے سلاکیں، ان سے کہا جائے گا پیچھے لوٹ جاؤ (یعنی دنیا میں پھر جاؤ) وہاں روشنی ڈھونڈو پھر اس کے بعد ایمانداروں کے پیچ میں دیوار کی ایک آڑ کر دی جائے گی اس میں ایک دروازہ ہو گا اس کے اندر کی طرف تورحمت (بہشت) ہوگی اور اس کے اوہر (جده منافق ہوں گے) باہر کی طرف (اللہ کا) عذاب (جہنم) ہو گا۔ منافق ایمانداروں سے پاکار پاکار کہیں گے کیا (دنیا میں بھائی) ہم تمہارے ساتھ نہ تھے وہ کہیں گے البتہ تھے تو سہی مگر تم نے (نفاق کر کے) خود اپنے تیسیں بلاں عیں ڈالیں تو انتظار کرتے رہتے تھے (دل سے ہماری خیرخواہی نہ کرتے تھے) اور (اللہ اور پیغمبر کی طرف سے) تم کوشک ہی رہا اور جہنمیں تمہاری فضول امیدوں اور آرزوں نے دھوکے میں ڈال کر رکھا، تو آج کے دن نتم سے فدیہ لیا جائے گا

آگ میں آنتوں کا باہر آ جانا۔ اور جہنمیوں کو بیڑیوں اور چھکڑیوں میں جھٹرنا۔ نیزان کے معبدانِ باطلہ کا اور ان کے شیاطین کا ان کے ساتھ ہونا۔ (یہ عذاب جہنم کی بعض صورتیں ہیں اس کے علاوہ اور کئی طرح کا عذاب اعمال کے مطابق ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عذاب جہنم سے مامون و محفوظ رکھے۔ آمین!

قطرہ (پل)

امام بخاری رحمہ اللہ ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

يخلص المؤمنون من النار، فيحبسون على قنطرة من الجنة والنار، فيقتصر لبعضهم من بعض مظالمه كانت بينهم في الدنيا، حتى اذا هذبوا ونقوا اذن لهم في دخول الجنة فـو الذى نفس محمد بيده لاحدهم اهدي منزله في الجنة منه منزله كان في الدنيا۔ (صحیح بخاری کتاب الرفاقت باب القصاص يوم القيمة: ۶۵۲۵)

کہ جب مؤمنین جہنم سے نجات پا جائیں گے تو جنت جہنم کے ایک پل پر روک لئے جائیں گے تو ان میں سے بعض سے بعض کیلئے ان مظالم کا بدله لیا جائے گا جو ان کے درمیان دنیا میں تھے۔ یہاں تک کہ جب وہ لوگ بالکل گناہوں سے پاک و صاف کر دیئے جائیں گے تو انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت دی جائے گی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلَہٖ وَسَلَّمَ کی جان ہے انہیں ان کے دنیاوی گھر سے کہیں زیادہ عمدہ گھر بطور اجلال و تکریم تھنہ میں دیا جائے گا۔ یعنی جنتیوں نے جو مظالم ایک دوسرے پر کئے ہوں گے اس کا بدله لیئے کیلئے پل صراط پار کرنے کے بعد انہیں روک دیا جائے گا پھر وہ لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور ان کے دلوں میں ایک دوسرے سے کینہ کپٹ نہ ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غَلٍ إِنْخُوًا عَلَى سُرُرٍ

چڑے اور کافر کے گوشت و پوست سے بہے گا وہی ان کا خواراک ہوگا۔ جہنمیوں میں سب سے کم عذاب والا وہ شخص ہوگا جس کے دونوں پیروں کے تلوے میں دوانگارے رکھ دیئے جائیں گے جن سے ان کا دماغ کھو لے گا۔ جہنم کی گہرائی اتنی زیادہ ہے کہ اگر جہنم میں پتھر ڈال دیا جائے اور وہ پتھر برابر سال تک نیچ جاتا رہے تب بھی اس کی گہرائی تک نہ پہنچ سکے گا۔

جہنم کا ایندھن کفار و مشرکین اور پتھر ہیں۔ عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ پتھر گندھک کے ہوں گے۔

اس جہنم کی ہوا جھلسادینے والی ہے، زہرآلود ہے، اس کا سایہ کا لادھواں ہے، اس کا پانی گرم ہے۔ وہ جہنم سب کچھ کھائے گی کچھ بھی نہ چھوڑے گی۔ چڑوں کو جلا کر ہڈیوں تک پہنچ جائے گی۔ اور دلوں تک چڑھائے گی۔

جب لوگ اس جہنم کو دور سے دیکھیں گے تو اس کی غصبا کی اور بھڑکنے کی آواز سنیں گے جہنم تین قسم کے لوگوں کو پکارے گی۔ سرکش وجابر کو، مشرک کو اور تصویر بنانے والے کو۔ جہنمیوں کی تعداد جنتیوں سے زیادہ ہوگی۔ اللہ نے فرمایا:

﴿ وَمَا أَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصُتَ بِمُؤْمِنِينَ ﴾ (یوسف: ۱۰۳) اور اکثر لوگ ایسے ہیں کہ تو کتنی ہی حرص کرے وہ ایمان نہ لائیں گے۔

اور جہنمیوں کے لئے آگ کا لباس سلا دیا جائے گا۔

عذاب کی بہت ساری قسمیں ہیں مثلاً چڑوں کا پکھلانا، گرم پانی جہنمیوں کے سروں پر انڈیلانا جھلسانا اور جہنمی اوندھے منہ جھلسائے جائیں گے، گھسیٹنا، اور کفار اوندھے منہ گھسیٹے جائیں گے، چہرے کا سیاہ کر دینا، جہنمیوں کو آگ کا گھیرنا اور اس کا ان کے دل تک پہنچ جانا اور اس

جنت

جنت کی عمارت میں ایک اینٹ سونے کی اور ایک اینٹ چاندی کی ہے اس کا گارہ مشک و عنبر ہے اور اس کے سنگر پیزے لوٹو یاقوت ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے اور جس نے ایک دن میں بارہ رکعت نماز پڑھی تو اس کے لئے جنت میں گھر بنایا جائے گا۔

جنت میں آٹھ دروازے ہیں ایک دروازہ کا نام ریان ہے جس سے صرف روزے دار داخل ہوں گے۔ ایک دروازے کی چوڑائی تین دن تیز چلنے والے سوار کی مسافت کے برابر ہے۔ (یعنی تین روز میں ایک برق رفتار سوار جتنی مسافت طے کر سکتا ہے اتنی چوڑائی ہے) اور ایک دن ایسا آئے گا کہ لوگ اس دروازے پر بھیڑ لگائیں گے۔

اس جنت میں سو طبقے ہیں، ہر دو طبقے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا کہ آسمان و زمین کے درمیان ہے اور جنت الفردوس سب سے اوپر اچھا طبقہ ہے اسی سے جنت کی نہریں جاری ہوں گی اور اس کے اوپر تختِ الہی ہے۔

اس جنت میں ایک نہر خالص شہد کی، ایک نہر دودھ کی، ایک نہر شراب طہور کی اور ایک نہر پانی کی ہے اور اس میں نبی کریم ﷺ کے لئے نہر کوثر ہے جو دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور اس جنت میں ایسی چڑیاں ہیں جن کی گرد نیں اونٹوں کی گرد نوں کی طرح ہیں۔

اس جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کے سایہ میں اگر ایک سوار سوسال تک چلتا رہے تو اسکی مسافت طے نہیں کر سکتا۔ جنت کے درخت ہمیشہ پھل دیں گے اور اس کے گچے نزدیک لٹکے ہوں گے۔

اس میں لوٹو سے بھرا ہوا ایک ایسا خیمه ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہے اس خیمه کے ہر کنارے ایسے قریبی لوگ ہوں گے جن کے پاس مومنین ہوں گے۔

اور جو کچھ (دنیا میں) ان کے دلوں میں رنج تھا وہ ہم نکال ڈالیں گے۔ بھائی بھائی کی طرح تختوں پر ایک دوسرے کے سامنے (بیٹھے) ہوں گے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ كَانَتْ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ لِأَخِيهِ فَلِيَتَحَلَّهُ مِنْهَا، إِنَّهُ لِيَسْ دِينَارٌ وَلَا درَهْمٌ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَؤْخُذَ لِأَخِيهِ مِنْ حَسَنَاتِهِ، إِنَّمَا يَكْنَى لِهِ حَسَنَاتُ أَخْذِهِ مِنْ سَيِّئَاتِ أَخِيهِ فَطَرَحَتْ عَلَيْهِ» (رواہ البخاری کتاب الرقاد باب القصاص یوم القيمة: ۶۵۲)

جس نے بھی اپنے بھائی پر ظلم کیا ہو قبل اس کے کہ اس کی نیکیوں میں سے لیا جائے وہ اس ظلم سے آزاد ہو لے کیونکہ وہاں درہم و دینار نہیں ہیں اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس مظلوم بھائی کے گناہ کو لے کر اس (ظالم) پر ڈال دیا جائے گا۔

امام حاکم و احمد رحمہما اللہ نے جابر بن عبد اللہ سے مرفو عار روایت کی ہے:

«لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَنْ يَدْخُلَ الْجَنَّةَ وَلَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ النَّارِ عِنْدَهُ مَظْلَمَةٌ حَتَّىْ أَقْصَهُ مِنْهُ، حَتَّىْ الْلَّطَبَهُ قَلَّنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ وَإِنَّمَا نُحَشِّرُ حَفَاءَ عَرَاهَ؟ قَالَ بِالسَّيِّئَاتِ وَالْحَسَنَاتِ» (المستدرک للحاکم: ۱۵، ۸)

صحیح الترغیب والترہیب (۳۶۰۸)

کہ کوئی حنیت جنت میں اور کوئی جہنم جہنم میں اس وقت تک داخل نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے ظلم کا بدلہ نہ لے لیا جائے یہاں تک کہ طمانچہ (صحابہ کرام کہتے ہیں) ہم لوگوں نے کہا کیسے جب کہ ہم لوگ ننگے بدن، ننگے پیراٹھائے جائیں گے، آپ نے فرمایا نیکیوں اور برائیوں سے بدلہ لیا جائے گا۔

بڑھے گی جب تم ان کو دیکھو گے تو وہ بھی بکھرے ہوئے موتی معلوم ہوں گے، وہ اپنے سرداروں کی ضروریات پوری کرنے میں لگے ہونگے۔ اہل جنت کی سب سے عظیم ترین نعمت دیدارِ الٰہی ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاطِرَةٌ﴾ (القيامة: ۲۲-۲۳)

اس دن (قيامت کے دن) بعض چہرے تو تروتازہ (خوش و خرم) ہونگے اپنے رب کو دیکھ رہے ہوں گے۔

داربقاء

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: **﴿وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَغَيْرِ الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ عَطَاءً غَيْرُ مَحْجُودٍ﴾** (ہود: ۱۰۸)

اور جو لوگ نیک بخت ہوں گے وہ جنت میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے جب تک (جنت کے) آسمان و زمین قائم رہیں گے مگر جن کو تیرارب چاہے۔ یہ ایسی بخشش ہے جس کی کوئی انہائیں۔

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا أَدْخَلَ اللَّهُ أَهْلَ الْجَنَّةِ وَأَهْلَ النَّارِ النَّارَ أَتَى بِالْمَوْتِ فَقِيْقَفَ عَلَى السُّورِ الَّذِي بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ فَيُطَلَّعُونَ خَائِفِينَ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ النَّارِ فَيُطَلَّعُونَ مُسْتَبْسِرِينَ يَرْجُونَ الشَّفَاعَةَ فَيُقَالُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِ النَّارِ هَلْ تَعْرَفُونَ هَذَا فَيُقَولُونَ قَدْ عَرَفْنَا هُوَ الْمَوْتُ الَّذِي وَكُلَّ بَنَا فَيُضَجِّعُ فِي ذَبْحٍ عَلَى السُّورِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ ثُمَّ يُقَالُ يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ خَلُودٌ لِلْمَوْتِ وَيَا أَهْلَ النَّارِ خَلُودٌ لِلْمَوْتِ۔ (رواہ مسلم)

جب اللہ تعالیٰ جنت میں اور جہنم میں داخل فرمائے گا تو موت لائی جائے گی اور اس موت کو اس دیوار پر کھڑا کر دیا جائے گا جو جنت و جہنم کے درمیان ہے پھر کہا جائے گا اے

اہل جنت بے ریش اور نوجوان ہوں گے جو سرمه لگائے ہوں گے نہ تو ان کی جوانی فنا ہوگی اور نہ ہی ان کا کپڑا ابوسیدہ ہوگا۔ جو سب سے پہلا گروہ جنت کے اندر داخل ہو گا وہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا ہوگا۔ نہ تو انہیں پائخانہ و پیشاب کی حاجت ہوگی اور نہ ہی رینٹ (ناک) صاف کرنے اور تھوکنے کی ضرورت ہوگی، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، ان کا پسینہ مشکل ہوگا اور ان کی دھونی خوشبو ہوگی۔

جنتیوں کی عورتیں

اگر کوئی جنتی عورت زمین کی طرف جھانک دے تو آسمان و زمین درمیان کی چیزیں روشن ہو جائیں اور ان دونوں کے درمیانی حصے کو خوبصورتی کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کے گودے گوشت کے اوپر سے دھائی دینگے اور اس کے سر کا دو پٹہ دنیا اور دنیا کی تمام چیزوں سے بہتر ہوگا۔

سب سے پہلے جنت میں ہمارے نبی ﷺ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ داخل ہوں گے علاوہ ازیں اور تین قسم کے لوگ پہلے پہل جنت میں داخل ہوں گے ایک شہید، دوسرا پاک دامن، تیسرا وہ بندہ جس نے اخلاص و احسان کے اللہ کی عبادت کی اور اپنے آقا کی خیرخواہی کی۔ جنت میں سب سے آخر میں ہونے والا شخص کے بارے میں آتا ہے ہ اس سے کہا جائے گا کہ تم خواہش کرو تو جس کی وہ تمدن کرے گا اس سے کہا جائے گا کہ تمہاری خواہش پوری کی جاتی ہے اور اس کے علاوہ تمہارے لئے دنیا کا کئی گناہ یادہ عطا کیا جاتا ہے۔

عمر دراز لوگوں کے سردار ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہوں گے اور نوجوان کے سردار حسن و حسین رضی اللہ عنہما ہوں گے۔ جنتی عورتوں کی سردار خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران، فرعون کی اہلیہ آسیہ بنت مزارح رضی اللہ عنہم ہوں گے۔

اہل جنت کے خدمت گزار ہمیشہ ہمیشہ رہنے والے نو عمر بچے ہوں گے جن کی عمر نہیں

خاتم

قارئین کرام! انسانی مرحل میں اس ایمانی گردنش اور اخروی سیر و سیاحت کے بعد ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے نیک اعمال کو قبول فرمائے ہمیں نہ ہبِ اسلام پر ثابت قدم رکھے ہمیں بد بخت اور محروم نہ رکھے اور ہم ان لوگوں میں سے ہوں جن کے حزن و ملال کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن دور کر دے گا۔

﴿وَقَالُوا لِلَّهِ مُحَمَّدُ يَكُونُ إِلَيْهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ إِنَّ رَبَّنَا لَغَفُورٌ شَكُورٌ، الَّذِي أَحَلَّنَا دَارَ الْمُقَامَةِ مِنْ فَضْلِهِ لَا يَمْسُنُنَا فِيهَا نَصْبٌ وَلَا يَمْسُنُنَا فِيهَا الْعُوبٌ﴾ (فاطر: ۳۵-۳۶)

اور لوگ (جنت میں داخل ہو کر) کہیں گے، شکر اللہ کا جس نے ہم سے (ہر طرح کا) رنج دفع کر دیا ہے شک ہمارا رب بڑا بخشنے والا قدر داں ہے جس نے اپنے فضل سے ہم کو ہمیشہ رہنے کے لئے گھر (جنت) میں لا اتارا ہم کو تو اس گھر میں نہ تکلیف پہنچنے پچے گی نہ ہم کو اس میں کسی طرح کی تھکن ہو گی۔

نیز ہم اللہ سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں آخرت عطا کرے۔ ابن القیم الجوزیہ رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”الغوانہ“ میں کہا ہے جب بندہ کی فکر صحن و شام صرف اللہ واحد ہو تو اللہ تعالیٰ اس کی تمام ضرورتوں کو پوری کرتا ہے، اس سے ہر فکر کو دور فرمادیتا ہے اور اس کے دل کو اپنی محبت کے لئے اور اس کی زبان کو اپنے اذ کار کے لئے اور اس کی اعضاء و جوارح کو اپنی اطاعت کے لئے فارغ کر دیتا ہے۔ اور اگر صحن و شام وہ صرف دنیا کی فکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیا کی پریشانیوں اور فکر میں بیٹلا کر دیتا ہے اور اس کے دل کو اللہ تعالیٰ اپنی محبت سے مغلوق کی محبت، اس کی زبان کو اپنے ذکر و اذ کار سے مخلوق کے ذکر و اذ کار اور اس کے اعضاء و جوارح کو اپنی اطاعت سے مغلوق کی خدمت میں مشغول کر دیتا ہے اور وہ جانوروں کی طرح مشقت اٹھاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمَنِ نُقَيْضُ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ﴾

اہل جنت تو وہ لوگ خوفزدہ ہو کر جھاکمیں گے۔ پھر کہا جائے گا اے اہل جہنم تو وہ لوگ شفاعت کی امید سے خوش و خرم جھائیں گے تو جنتیوں اور جہنمیوں سے سوال کیا جائے گا کہ کیا تم لوگ اس (موت) کو پچانتے ہو تو وہ لوگ جواب دیں گے ہاں ہم نے اسے پچان لیا، وہ موت ہے تو اس موت کو پہلو کے بل لٹا کر جنت و جہنم کے درمیان کی دیوار پر ذبح کر دیا جائے گا پھر کہا جائے گا اے اہل جنت ہمیشہ ہمیشہ رہو بھی موت نہ آئے گی، اے اہل جہنم ہمیشہ ہمیشہ رہو بھی موت نہ آئے گی۔ (اس کو مسلم نے روایت کیا ہے)

قریں﴿﴾ (الزخرف: ۳۶)

اور جو کوئی اللہ کی یاد سے آنکھ چڑائے (غفلت کرے) تو ہم اس پر ایک شیطان تعیبات کر دیتے ہیں اور وہ (ہر وقت) اس کے ساتھ رہتا ہے۔

وصلی اللہم علی نبی نا مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم